

Vol II
No 28

Tuesday
15th July 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

TUESDAY 15TH JULY 1952

(28th day of the Second Session)

THE ASSEMBLY MET AT TWO OF THE CLOCK [MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions

*279 *Shri L B Konda* (Not Present)

Mr Speaker Let us proceed to the next question

KILLING OF PEOPLE IN COMMUNIST MOVEMENT

*250 *Shri Ch Venkatrama Rao* (Karimnagar) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(1) Whether any people in Karimnagar district were killed by the Police in the Communist movement before and after the Police Action?

(2) If so how many have been killed?

(3) How many persons were arrested by the Police and the Military during the same period?

(4) How many are still in jails?

(ہوم منسٹر) سری دگمبر راؤ بندو : میں سوال کے جز ( ) کا جواب یہ ہے کہ پولیس ایکشن (Police Action) کے پہلے کا کوئی مواد نہیں مل رہا ہے پولیس ایکشن کے بعد کا جو مواد ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۰ آدمی مارے گئے کریم نگر میں پولیس اور ملٹری کی جانب سے جو آدمی گرفتار کئے گئے ان کی تعداد (۱۸) ہے جن میں سے و دی ابھی تک جیل میں ہیں

سری وینکٹ رام راؤ : اس میں کیسے کیسے ہیں جن کو فائرنگ کے دوران میں ختم کیا گیا اور ایسے کیسے ہیں جن کو کھڑا کر کے مارا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو : پولیس اور انڈر گراؤنڈ (Underground) لوگوں کی جھڑپ میں جو مارے گئے وہ ان کی تعداد ہے

شری چناوینکٹ راما راؤ کیا ب کو رپورٹ ملی ہے دہ ہ د لوگوں نے کھٹا کرکے مارا گیا

شری دگمبر راؤ بندو ایسی کوئی رپورٹ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے

شری چناوینکٹ راما راؤ کیا یہ صحیح ہیں یہ مانور ں ۲ کسانوں کو کھٹا کرکے مارا گیا کیا کلکٹر نے اسکی رپورٹ نہیں دی

شری دگمبر راؤ بندو - گورنمنٹ کے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہے

شری سری رام راؤ ں نے دو کسانوں کو ملغه سمجھی ں ہم کیے ہے کی سب حال ہی میں اب سے سوال کیا تھا

شری دگمبر راؤ بندو اگر ان سے سوال کیا تھا وہ جواب دیدیا گیا ہوگا

شری سری راملو اب تک نہیں دیا گیا -

شری دگمبر راؤ بندو و میرے پاس وہ سوال نہیں آیا -

شری وینکٹ راما راؤ معلعه کریم نگر میں ایک شخص گورا لی کو کھٹا کرکے مارا گیا اور اسی طرح راول پلی کے ایک شخص کو ۸ دن تک ارسٹ (Arrest) رکھا گیا کیا اسکے متعلق انکو اطلاع ہے

شری دگمبر راؤ بندو یہ غلط ہے

Allowance to Detenus

*251 *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state —

(1) What is the allowance paid by the Government to the detenus towards food and travelling expenses whenever they are taken to Supreme Court and other courts in connection with *Habeas Corpus* applications ?

(2) Whether this allowance is actually reaching the detenus ?

(3) Whether the allowance is sufficient for the purpose for which it is paid ?

شری دگمبر راؤ بندو جزو (۱) کا جواب یہ ہے کہ سپریم کورٹ کو جو ڈٹینیو (Detenus) بھیجے جاتے ہیں ان کو قواعد کی رو سے روزانہ ڈیڑھ روپیہ بھتہ دیا جاتا ہے - دوسرے کورٹوں کو جب بھیجے جاتے ہیں تو کوئی بھتہ نہیں دیا جاتا -

ٹراول (Travel) کے سلسلہ میں یہ طریقہ ہے کہ اول درجہ کے ڈیٹینیوز کو اپر کلاس کا ٹکٹ دیا جاتا ہے ۔ اگر اپر میں جگہ نہ ہو تو سکنڈ کلاس کا ٹکٹ دیا جاتا ہے ۔ دوسرے درجہ کے ڈیٹینیوز کو تھرڈ کلاس کا ٹکٹ دیا جاتا ہے

شری وینکٹ راما راؤ ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ان کو سپریم کورٹ کو لیجاتے وقت صرف ۵ آنہ بھتہ دیا گیا ؟ جسکے خلاف پروٹسٹ (Protest) کیا گیا تو انکو سڑکوں پر مارا گیا

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میرے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں ہے

شری داجی سنکر ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جہاں کورٹ کو لیجاتے وقت صرف ۸ آنہ بھتہ دیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نے جواب دیا ہے کہ جہاں کے کورٹس کو لیجاتے ہیں وہ کوئی بھتہ نہیں دیا جاتا ۔ سپریم کورٹ کو لیجاتے وقت روزانہ ڈیڑھ روپیہ بھتہ دیا جاتا ہے

شری گروا ریڈی ۔ ڈسٹرکٹ کورٹس (District Courts) کو لیجاتے وقت کیا دیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ڈیٹینیوز (Detenus) کو ہمیشہ جیل میں جو خوراک ملتی ہے وہی خوراک دیجاتی ہے

شری گروا ریڈی ۔ روزانہ بھتہ کیا دیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اسکی تفصیل میرے پاس نہیں

شری گروا ریڈی ۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ ۸ آنہ روزانہ بھتہ دیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ علحدہ سوال کیا جائے تو میں جواب دونگا

شری وینکٹ راما راؤ ۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ روزانہ جو بھتہ منظور ہوتا ہے اس میں سے کچھ دبا کر رکھ لیا جاتا ہے اور صرف ۵ آنہ بھتہ دیا جاتا ہے ؟ چنانچہ اسکے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور اسکی اطلاع انسپکٹر جنرل آف جیل کے پاس آئی ۔ انہوں نے اسکے متعلق پابندی کرنے کے احکام جاری کئے ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے

شری اماجی راؤ ۔ آنریبل منسٹر نے اس سوال کے دوسرے جزو کا جواب نہیں دیا

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اس جواب کی ضرورت در اصل اس وجہ سے نہیں ہے کہ جو احکام دیئے جاتے ہیں اسکے متعلق لازمی طور پر یہ تصور کیا جانا چاہیے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے بجز اسکے کہ اسکے خلاف کوئی شکایت ہوئی ہو

شری وی ڈی دیشپانڈے: کیا یہ سچ ہے کہ وہ پکڑ کر گاؤں سے جیل
ڈسٹرکٹ میں وہاں لایا گیا ان کو ... میں ... اور پھر دیا گیا جسکی وجہ سے ایک
دھکا لگا تھا پڑا؟

شری دگمبر راؤ بندو: میرے پاس اس کی کوئی رپورٹ نہیں ہے

SHOOTING IN BURGUPALLI

*252 *Shri Ch Venkatarama Rao*: Will the hon Minister for Home be pleased to state —

(1) Whether there was a firing by the Police in Burgupalli village of Chennur taluq Adilabad district on 17th May 1951?

(2) If so for what reasons? and

(3) How many persons were injured?

شری دگمبر راؤ بندو: پہلے جز کا جواب ہے ہاں۔ دوسرے جز کا جواب رپورٹ کے لحاظ سے یہ ہے کہ جنگل میں انڈرگراؤنڈ لوگوں کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس گئی تھی۔ پولیس کے آنے کی اطلاع پانے پر ان لوگوں نے فائرنگ کی۔ پولیس کی جانب سے جوابی فائرنگ ہوئی۔ نتیجہ کے طور پر ایک آدمی زخمی ہوا جسکو چنور کے دواخانہ میں رجوع کیا گیا

شری وینکٹ راما راؤ: اس دوران میں کتنے اریسٹ (Arrest) ہوئے

شری دگمبر راؤ بندو: یہ الگ سوال ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ فائرنگ کے سلسلہ میں کسی کو اریسٹ نہیں کیا گیا

شری داجی شنکر: سوال کے تیسرے جز کا جواب دیا جائے

شری دگمبر راؤ بندو: میں نے اس کا جواب دیدیا ہے کہ ایک آدمی زخمی ہوا جسے دواخانہ میں رجوع کیا گیا

شری وینکٹ راما راؤ: اب کتنے لوگ ہاسپٹل میں ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو: اس کا جواب دیا گیا ہے

شری وینکٹ راما راؤ: کیا آپ زخمی کا نام بتاسکتے ہیں؟

شری دگمبر راؤ بندو: نہیں صاحب

شری وینکٹ راما راؤ: جو آدمی زخمی ہوا اوسکے پیر میں ایک بلٹ (Bullet) گھس گیا تھا لیکن ۲ گھنٹہ تک اسکی طرف توجہ ہی نہیں کی گئی۔ جب دو گھنٹے کے بعد اسکو دواخانہ میں شریک کیا گیا اور ۲ دن تک جب بلٹ نہیں نکالا گیا

شری دگمبر راؤ بندو میرے پاس اس کی تفصیل نہیں

شری لکشمن کوندا یہ جو زخمی ہو کر رستہ سے جانے والا کوئی شخص تھا یا کانسٹبل تھا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ریورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر گراؤنڈ گوریلا (Underround guerillas) میں سے ایک شخص ہے

شری وینکٹ راما راؤ ان پولیس والوں میں سے بھی کوئی زخمی ہو

شری دگمبر راؤ بندو اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے

شری داس شنکر پولیس کی جانب سے کتنے راؤنڈ (Round) فائر کیے گیے ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ تفصیل نہیں ہے

شری لکشمن کوندا کتنے اندر گراؤنڈ لوگوں پر فائرنگ کی گی ؟

شری دگمبر راؤ بندو تعداد معلوم نہیں

LATHI CHARGE ON PRISONERS IN HYDERABAD JAIL

*253 *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(1) Whether there was a lathi charge by the Police on political prisoners in Central Jail of Hyderabad on 27th May 1952 ?

(2) If so for what reasons ?

شری دگمبر راؤ بندو اس سوال کے جز ( ) کا جواب یہ ہے کہ کوئی لاٹھی چارج نہیں ہوا دوسرا جزو پیدا نہیں ہوتا

شریمتی اروٹلہ کملا دیوی حیدر آباد سنٹرل جیل میں عورتوں پر لاٹھی چارج ہوا کیا آپکو معلوم ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو نوٹس دی جائے تو میں اسکا جواب دے سکونگا ۔

ایک آنریبل ممبر ے ۸ روز ستمبر ایک لاٹھی چارج ہو اسکے متعلق کیا آپ کو اطلاع ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ دریافت کرنا پڑیگا

شری وینکٹ راما راؤ کیا پورے مئی کے مہینے میں لاٹھی چارج نہیں ہوا ؟

شری دگمبر راؤ بندو : ... کے متعلق ... نہیں ہے
اس کا جواب دیا ہے

SHOOTING ON PEASANTS IN RAJURA

*278 *Shri L B Konda* Will the hon Minister for Home be pleased to state

1 Whether it is a fact that the Police Sub Inspector fired upon the peasants who were cutting the grass in the jungle on 25th February 1952 near Pardi village of Rajura taluqa in Adilabad district ?

2 Whether it is a fact that after enquiry the Magistrate came to the conclusion that there was no reason for the firing ?

3 Whether the Government are aware the motive behind firing was to extract money from the peasants ?

4 If so what action has been taken by the Government against persons responsible for the firing ?

شری دگمبر راؤ بندو : جزو ( ) کا جواب یہ ہے کہ واقعہ صحیح ہے ۔ تارو کے
ضلع ... مال کے ایک گاؤں کے ۴۸ آدمی غیر قانونی طور پر جنگلوں میں گھاس
کاٹ رہے تھے ۔ فارسٹ مین (Forest Man) نے ان کو روکا اور امداد کے لیے
پولیس کو بلایا ۔ وہاں اس میں کچھ جھگڑا ہوا اور کہا جاتا ہے کہ ... انسپکٹر
نے پستول چلایا جس کی وجہ سے ۳ آدمی زخمی ہوئے ۔ دوسرے جزو کا جواب یہ ہے
مجسٹریٹ کو تحقیقات (Enquiry) کا حکم دیا گیا ہے ۔ ... ابھی ... کوری ...
ہو کر رپورٹ نہیں آئی ۔ تیسرے اور چوتھے جز کا جواب یہ ہے کہ مجسٹریٹ کی جانب
سے انکوائری ہو کر رپورٹ آنے کے بعد مناسب احکام دیئے جا سکتے ہیں

شری لکشمن کونڈا : کیا یہ صحیح ہے کہ ... تارم کو کلکٹر نے رپورٹ دیکھی
ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ۔

شری داجی شنکر : اس واقعہ کو ہو کر ... گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک حکومت
کے پاس رپورٹ نہیں آئی اس کی کیا وجہ ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : مجسٹریٹ نے پہلے انکوائری کرنے سے انکار دیا تھا ۔ اس کے
بعد حکومت نے انکوائری کرنے کا حکم دیا ۔ اس حکم کی بنا پر وہ انکوائری کر رہے
ہیں ۔ ابھی تحقیقات ہو کر رپورٹ نہیں آئی ۔

شری لکشمن کونڈا : مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس رپورٹ بھیجدی اور
تک کابی کلکٹر کے پاس بھیجدی ہے

سری دگمبر راؤ بندو لیکن گورنمنٹ کے پاس ابھی رپورٹ نہیں آئی

سری لکسمن کو بندا کہا گیا کہ حکومت نے حکم دیا ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس نے حکم دیا ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو حکومت ہی نے حکم دیا ہے

سری لکسمن کو بندا کیا آپ تاریخ دے سکتے ہیں ؟

سری دگمبر راؤ بندو میں اس وقت تو میں تاریخ نہیں بتلا سکتا

سری داسی سنکر جس سب انسپکٹر نے کاسکاروں پر فائرنگ کی تھی کیا اس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو میں نے کہا کہ مجسٹریٹ انکوائری کر رہے ہیں ان کی رپورٹ آنے کے بعد مناسب احکام دئے جاسکیں

سری داسی سنکر کیا وہ ابھی نوکری پر ہیں ؟

سری دگمبر راؤ بندو اس کی اطلاع نہیں ہے

سری لکسمن کو بندا کیا رپورٹ آنے تک اس کو معطل کیا گیا ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو اسکے جواب کے لیے فائل دیکھنا ہوگا

سری متی شاہجہاں بیگم جو افسر لوگوں کو مار مار کر جان سے مار ڈالتے ہیں اسکی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو میں نے کہا ہے کہ مجسٹریٹ سارے معاملے میں انکوائری کر رہے ہیں انکی رپورٹ آنے کے بعد کارروائی ہوگی ابھی میں تو احکام نہیں دئے جاسکتے

سری ام بھاٹا مجسٹریٹ کی انکوائری کب ختم ہوگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو مجھے معلوم ہوا ہے کہ انکوائری ختم ہوچکی ہے اور رپورٹ عنقریب آنے والی ہے

Shri M S Rajalingam (*Warangal*) In all these cases is it not advisable that the people who are in charge of the enquiry should be asked to send copies of the enquiry direct to the Government ?

Shri D G Bindu Not necessarily

Shri Rajalingam I think it will save some time

Mr Speaker It is not a question but a suggestion

شری کے وینکٹ رام راؤ کیا ایسے کیسس میں پولس کے عہدہ دار کو معطل کرکے تحقیقات کی جاتی ہیں ؟ اور کیا اس کارروائی میں سب انسپکٹر کو معطل کیا گیا ہے

شری دگمبر راؤ بندو یہ لازمی نہیں کہ ہر کیس میں یہ عمل کیا جائے

شری لکشمن کونڈا کیا پولس نے سب انسپکٹر کے خلاف چرچہ چاک کیا ہے

شری دگمبر راؤ بندو ہوا ہوگا اب تو ویسی کاؤں کے ہیں انکو اوسکی مفصل اطلاع ہوگی۔

شری لکشمن کونڈا انکے پاس کیا ریکارڈ ہے

شری دگمبر راؤ بندو۔ میرے پاس اطلاع نہیں ائی

شری داجی شنکر چار اشخاص کو بلا وجہ مار دیا گیا اس طرح انکو معاوضہ نہ دیا

شری دگمبر راؤ بندو بلا وجہ اس وقت کہا جاسکیگا جبکہ مجسٹریٹ کے پاس سے رپورٹ ائے اور یہ ثابت ہو جائے۔

شری داجی شنکر کیا رپورٹ نہیں ائی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو میں نے دو مرتبہ کہا ہے کہ ابھی رپورٹ نہیں ائی ہے

شری پاپی ریڈی کیا آنریبل منسٹر یہ اشورنس (Assurance) دے سکتے ہیں کہ وہ سب انسپکٹر اسٹیشن ہی میں ہے ؟

Death due to Police Beating

*283 Shri L B Konda Will the hon Minister for Home be pleased to state

1 Whether it is a fact that one Balingam a weaver died in Aler Police Station on 29-12 1951 and that the Police state that was due to poison taken by him in the Police Station ?

2 Whether it is a fact that the Chemical Examiner's Report and the report of post mortem was contrary to the Police statement ?

3 Whether it is a fact that after enquiry the Magistrate found that the death was due to beating ?

4 Whether the hon Minister was requested to pass orders for special independent investigation in this connection ?

5 If so what steps have been taken by the Government in this regard so far ?

سری دگمبر راؤ بندو مجھے اسکی روداد کی اطلاع تو نہیں ہے

شری دگمبر راؤ بندو جزو ( ) جو سے ہے اہ لاں کے ساتھ ہاں س میں خلاف یہ ہے کہ پولیس ... (Poison) نہیں لیا گیا ہ پولیس کا کہنا ہے ان کا کہ ہ ہے کہ پوائزنگ (Poisoning) کی وجہ ہلاک ہو ہے

جزو ( ) ہاں

جزو (۳) ہاں

جزو (۴) ہاں

جزو (۵) سی آی ڈی کی سرد ا کوا ری ہوگی ہرے پاس ریپریزنٹیشن (Representat on) ہوا ہے سی آی ڈی کی رپورٹ آنے کے بعد ا کی روشنی میں ہ لاں کرنے کا حکم دیا گیا ہے

سری لکسمن کوبدا کیا سی ی ڈی کی تحقیقات میں ہ بہ ملا ہے کہ ی لوامی پولس کی جانب سے جرم کا ارتکاب ہوا ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو ہماری تحقیقات میں ہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ جرم پولس کی طرف سے ہو

سری لکسمن کوبدا پھر کون مجرم ثابت ہو ؟

سری دگمبر راؤ بندو حالاں ... ہونے پر معلوم ہوگا

سری لکسمن کوبدا جرم الزام کس پر ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو میں بتا نہیں سکتا

سری مالی ریڈی سی آی ڈی نے کس کو ذمہ دار گردانا ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو جو اس واقعہ کے ذمہ دار ہیں

سری معصومہ بیگم سی ای ڈی اگر تحقیقات کے بعد غلط رپورٹ دے تو کیا آپکے پاس سکا کوئی علاج ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو اسکا دنیا میں کوئی علاج نہیں

سری لکسمن کوبدا ن نے ہ ہوم منسٹر کے پاس درخواست دی تھی ویورس کانگرس (Weavers Congress) نے بھی ریپریزنٹ کیا کہ پولس نے جرم کیا ہے اور سی آی ڈی پولس کی طرفداری کرتی ہے میں ہ ثابت کرسکتا ہوں

شری دگمبر راؤ بندو ن وبت کی حکومت نے یہ تحقیقات کی اور فیصلہ کیا گیا تھا
کہ پولیس پر یہ الزام عائد نہیں ہوتا

شری داجی سنکر پھر الزام کس پر عائد ہوتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو میں نے دو مرتبہ کہا ہے کہ الزام پولیس پر نہیں ہے

شری لکشمن کوبڈا وہاں کی پولیس کو اسی مقام پر ملازمت میں رکھکر تحقیقات
کیگئی ہیں یہ انہیں معطل کیا گیا اور نہ علاحدہ کیا گیا ۔

شری دگمبر راؤ بندو میں یہ تفصیل نہیں جانتا

شری داجی سنکر کیا تحقیقات میں اسی شخص پر الزام عائد ہوتا ہے جو زخمی ہوگیا
ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو آپ ایسا ہی سمجھ سکتے ہیں

شری مرن گوڑہ چالان کسکے خلاف پیش کیا گیا ہے ۔

Mr Speaker No this question need not be answered

DETENTION OF PRISONERS AFTER EXPIRY OF TERM

*394 *Shri Veerendra Patel* Will the hon Minister for Home be pleased to state

1 Whether it is a fact that many prisoners are detained in different jails of the State even after the expiry of their term of imprisonment ?

2 If so the total number of such prisoners in the State ?

3 The total number of such prisoners in Gulbarga Jail?

شری دگمبر راؤ بندو ایسا کوئی سوال اسلئے پیدا نہیں ہوتا کہ قید کی مدت
ختم ہونے کے بعد کوئی آدمی جیل میں نہیں رکھا جاتا ۔

شری ویریندر پاٹل جیل کی جو سزا دیجاتی ہے اس میں تخفیف بھی ہوتی ہے ۔
میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسی تخفیف کے بعد بھی اس میں توسیع ہوتی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مدت ختم ہونے کے بعد تو
لازماً وہ رہا ہو جاتے ہیں

شری چندر شیکھر پاٹل اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو بیس سال کی سزا
دیجاتی ہے لیکن دس بارہ سال بعد اسکو رہا کردیا جانا طے پاتا ہے کیا اس تخفیف کے
بعد بھی قید کی مدت میں توسیع ہوتی ہے ؟

مری دگمبر راؤ بدو یہ غلط سول ہے

مری داجی شنکر کیا سر باب ندوں کی مدت میں معاف دکھائی ہے ؟

سری دگمبر راؤ بدو ہاں دکھائی ہے

مری داجی شنکر جنکو معاف دی گئی ہے کیا ان سب کو رہ کیا گیا ہے ؟

مری دگمبر راؤ بدو یہ لگ سوں ہے

Mr Speaker Let us proceed to the next question

SULLAGE WATER IN PEDDAVAGU

*238 *ShriM Buchiah* (Sirpur) Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

1 Whether the Government are aware that Sirpur Paper Mills are letting out their sullage water containing deletarious chemicals into the PEDDAVAGU stream which is the main source of water supply along its route in Sirpur taluq as a result of which health of men and cattle is being affected ?

2 If so what steps do the Government intend taking in the matter ?

SHRI PHOOLCHAND GANDHI MINISTER FOR PUBLIC HEALTH MEDICAL AND EDUCATION

As the effluent from the Sirpur Paper Mills is being discharg ed into the Koivagu and Peddavagu streams (which is apt to contaminate river water thereby injuring the health of men and animals) Government is corresponding with the Mill authorities for installation of a suitable plant for the treatment of the effluent before it is discharged into the river The Mills have contacted and they are corresponding with the Kandy Filters (India) Ltd Bombay for advice in this respect Government will however make a further survey and will try to solve the problem with the help of the Mill authorities

सिरपुर पेपर मिल्स से जो बहाव कोई वागो और पेद्दा वागो नालो में जाता है उसकी वजहसे आदमियों और जानवरो का आरोग्य खराब हो जाती है। हुकूमत इस बारेमे मिल के ओहदेदारो से इस अफ्लुअंट (Effluent) को अच्छी हालत मे लाने के लिए कोई प्लॅंट (plant)लगाने के लिए खत व किताबत कर रही है। मिल की जानिब से कैंडी फिल्टरस इण्डिया लिमिटेड बम्बई जो इसके माहर फन है उन से खत व किताबत हो रही है। इनके आवेश कौये इन्तामिल स्टप्स (Steps) ले रही है। हुकूमत की जानिबसे भी मजीद सरव्हे हो जायगा। और मिल की सहायता से इस मे अच्छी हालत पैदा की जायगी।

شری ایم پھا ۸ حراب بای سے ـہ اسانوں ور ـہ ووروں مس بان بھیل رہی ھس حکومت سارے مں کیا سوچ رہی ھے ؟

श्री फुलचन्द गाधी – बीमारीया फल रही ह यह हुकमत न तसलिम किया ह। और बुस के अिमदाद के लिय पब्लिक हेल्थ आफिसर को वहा रवाना किया गया है। य टी बी और दवाओ को डालकर अिसको दूर करन की कोशिश की जा रही ह

سری اسـ رنلی کسے دنوں ـہ حکومت لرسـ بدس (correspondence) کر رہی ھے ؟

श्री फुलचन्द गाधी —मै तवारिख नोट नही किया हू।

شری ایم پھا کیا سرپور میر ملر ـہ گورنمنٹ کے پاس کوئی م ڈمارت کی ھے ؟

श्री फुलचन्द गाधी —नहा।

شری ایم پھا سال سے ۸ مل کا کر رہی ھے س عرصہ میں کسی جانوں کا نقصان ہوا ؟ کیا آیندل مسیر س سے وقف ھس

श्री फुलचन्द गाधी – अैसा कोइ रेकार्ड नही है।

QUARTERS FOR TEACHERS

*363 *Shri Chandrasekhara Patel* (Kamalapur) Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Whether there is any proposal with the Government for constructing quarters for teachers in the districts on co operative basis ?

श्री फुलचन्द गाधी —सवाल यह है कि क्या अजला म शिक्षको के लिये को आपरेटीव बसिस (Co operative basis) पर अिमारतें तामीर करन की कोई तजवीर हुकूमत ने सोची ह ? गवनमेंट न अैसा कोई प्रपोजल (Proposal) नही सोचा ह।

شری حسے ن مسال رژ کیا اب سوچنا چاھتی ھے ؟

श्री फुलचन्द गाधी —अक्युकेशन के लिहाज से गलत सवाल पूछा गया ह क्योंकी जिस के सबब फिलहाल नही है।

COMPULSORY RETIREMENT

*364 *Shri Chandrasekhara Patel* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state —

Whether the rule of compulsory retirement after a service of 25 years is first applied to gazetted or non gazetted officers ?

Shri Phoolchand Gandhi (Minister for Education)

The ule applies to both gazetted and no1 gazetted Officers al ke who have opted under the Old Pension Rules

पुराने पेन्शन के क्वायद के तहत जि होंने मलाजमत कबूल की है जिनपर यह रूल्स हावी है यह रूल्स गॅजेटड और नान गजटेड इन दोनो पर हावी है लेकिन गवर्नमेंट मलाजिम के हालात के लिहाज से तसफिया करती है कहीं गॅजटड मलाजिम पर जिसका असर होता है और कभी नान गॅजटड मलाजिम पर

سری ور ںلدرا ںسل ب ںک کسے گرسد سسرس ر س کا ر ھو ے ؟

Shri Phoolchand Gandhi 6 Gazetted Officers and 29 non gazetted officers of the Department have retured in 1951 52 under this provision

سری عبدالرحمن کیا ہ سال کی لب کے د حبراً وطیعه سے ر مو کیا کیا جاتا ہے ؟

श्री फुलचन्द गान्धी —यह बिलकुल गलत है

سری ور ںلدرا اشل حرب اد سک سکول کے ںک صاحب کو لب لازمت کے ختم ہونے کے ناوجو ہ سال کی توسیع دی جا رہی ہے کیا ہ صحیح ہے

श्री फुलचन्द गान्धी —जिसके मतालिक अलग सवाल किया जाय तो जवाब दिया जायगा।

Shri Ramrao Balkishanrao Deshpande (Pathri) Will the hon Minister be pleased to state whether after putting in 25 years service in the Government Department the man s energy is completely exhausted or not ?

Shri Phoolchand Gandhi It is a rule and therefore under the rule we do not see whether he is exhausted or still energetic

GAZETTED OFFICERS REGIONAL LANGUAGES

Mr Speaker Let us proceed to the next question

*366 *Shri Chandrasekhara Patel* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Percentage of gazetted officers in Karnataka Kannada knowing in Marathwada Marathi knowing in Telangana Telugu knowing ?

श्री फुलचंद गांधी कर्नाटक म कन्नडी जाननेवाले आफिसर्स का और मराठवाड म मरेठी जाननेवाले आफिसस का और तेलंगाना मे तेलगी जाननेवाले आफिसस का परसेंटज पूछा गया है मै समझता हू कि यह सवाल सिफ ज यकेशन डिपाटमट के ताल्लुके से ही पूछा गया ह वो सवाल करनेवाले साहब न जिसकी तफसील नही बताइ ह जिसके बारे मे अक स्टटमट तयार करके रखा गया है लेकिन फिर भी मै तफसील से जवाब देना चाहता हू तेलंगाना मे गॅजटड आफिसस १८ ह जिनमे से तेलगी जाननेवाले २३ ह इसलिय परसेंटेज ६० ५ ह मरेठवाड म २८ गजटड आफिसर्स ह कर्नाटक मे १९ गजटड आफिसस ह जिन म ९ कन्नडी जाननेवाले ह इस लिय वहापर कन्नडी जानने वालोका प्रम ण ८७ फीसद है जिनम मरेठी ज ननेवाले १४ ह इस तरह वहा का प्रमाण ५० फिसद ह

سری ور ںدرا ٹیل کری ناس ی ہ یے سہ ی صرف ناب سے کرنا کا ہے
نا س کے لیے کوئی صد ے نا ہ دنا ہ نا ہے ؟

मानरेबल फुलचंद गांधी —दोनो तरीके भी ह

Mr Speaker Let us p oceed to the next question

BEATING OF HEADMASTER BY DY S P

*367 *Sh i Cha drasekhara Patel* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

1 Whether it is a fact that the Deputy Superintendent of Police beat the Headmaster of Jangaon at Ramannapet when the latter was on Election work ?

(2) If so what act on has been taken by the Government against the said Police Officer ?

श्री फुलचंद गांधी —जनगाव के हेडमास्टर को रामन्नापेठ के मुकाम पर डी वाय अस् पी न मारा जिस वक्त वह अिलेक्शन के काम म मसरूफ थ सवाल यह है कि जिस के मुताल्लिक क्या स्टप लिय गय ह वाकिया यह है कि रामन्नापेठ के बस स्टॅड पर २८ डिसेंबर ५१ जिसवी को हेडमास्टर जनगाव न अ अस् पी को असा मुखातिब किया

I say A S P the driver is not stopping the lorry On this the A S P got furious as he thought that it was a discourteous language to a man of his position So he behaved in a rude manner with the Headmaster and also kicked him

अे अस् पी न समझा कि जिस गुफ्तगू से मेरा अपमान हुआ ह। और गुस्से मे आकर हेड मास्टर को लात मारी। जिस बारे मे शिकायते वसूल होन पर महकमे के अिन्स्पेक्टर जाफ स्कूल्स तहकिकात के लिय वहा गय। अुन्हो न तहकिकात के बाद यह रिपोर्ट पेश की कि लडाई के बाद मे अ अस् पी को पश्चाताप हुआ। और अुन्हो न हेड मास्टर से न सिफ जबानी बल्के तहरीरी माफी मांगी। हेडमास्टर से माफी कबूल की और मामला खतम हो गया।

شری ویریندرا پٹیل ۔ کیا کوئی عہدہ دار اس طرح قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر بے ضابطہ عمل کرکے بعد میں معافی چاہ سکتا ہے ؟

Mr Speaker It is a matter of opinion Let us proceed to the next question Shri Veerendra Patel

TRAINING FOR TEACHERS

*397 *Shri Veerendra Patel (Aland)* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Whether it is a fact that teachers are forced to undergo training on half pay since two years ?

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi Graduate teachers are now given study leave to undergo training and during this period they are given half-pay

यानी जो ग्रैज्युअट ट्रनिग के लिये जाना चाहते है जिनको आधी तनख्वा पर ट्रनिग हासिल करने की अिजाजत दी जाती है। अिस मे कोई कंपलशन (Compulsion) नही है।

There is no compulsion The Education Department, however, expects all teachers to get trained, which improves their efficiency as well as prospects

शिक्षण डिपार्टमेंट यह चाहता है कि विद्यार्थीयो की भलाई के लिये जिन लोगो की ट्रेनिग हो जाय तो अच्छा है। ताकि शिक्षण देने की पात्रता मे अिजाफा हो जाय।

श्रीमती आशाताअी वाघमारे —माननीय शिक्षणमंत्री हे सागू शकतील काय की पुष्कळशा शिक्षकाना दोन दोन वेळ ट्रेनिगसाठी का पाठविले जाते ?

ऑनरेबल श्री फुलचंद गांधी —ते दोन दोन वेळ नापास झाले असतील म्हणूनच त्याना पुन्हा ट्रेनिंगसाठी पाठविण्यात आले असेल

श्रीमती आशाताअी वाघमारे —अेकदा ट्रेनिंग झाल्यावर आणि परीक्षा पास झाल्यावर ही त्याना पुन्हा डिपार्टमेंटतर्फे ट्रेनिंगसाठी पाठविण्यात आले आहे हे शिक्षण मंत्र्याना माहित आहे काय ?

ऑनरेबल श्री फुलचंद गांधी —मला हे कळले नाही

شری ویریندرا پٹیل - پولیس ایکشن کے دو سال پہلے جو لوگ ٹریننگ پر جاتے تھے انہیں پوری تنخواہ دی جاتی تھی -

ऑनरेबल श्री फुलचंद गांधी —जो मालूमात ऑनरेबल मेम्बर को है, और जिसकी बिना पर यह सवाल छेडा गया है मै अिस बारे मे तफसील से कहूगा।

Previously the teachers in the Education Department had to go on study leave during the period of their training Sometime later Government began to get certain number of teachers trained at Government expense by paying full salary to the teachers and treating the training period as on duty As a result untrained teachers in the hope of being selected sooner or later as Government candidates were reluctant to undergo training by taking study leave The Education Department has got a record of it There fore the annual output of trained teachers became too inadequate for the requ rements of the department That system also affected the interests of the pupils in the schools Therefore it has been abolished and the present system of paying half salary to teachers during the period of training has been introduced

شری ویریندرا پٹیل کیا حکومت سمجھتی ہے کہ صرف آدھی تنخواہ ملتی ہے ان حالات میں کیا ٹریننگ پانے کی خواہش کرسکتے ہیں ؟ اور اسی صورت میں کیا تعلیمی حالت بہتر ہوسکتی ہے ؟

श्री फूलचन्द गांधी —इसिलिये कि जितनी भरती होगई है कि बहुतसे लोगों को वापस करना पड़ा।

شری رنگ راؤ دیشمکھ کیا خاص لوگوں کو فل پے (Full pay) دیکر ٹریننگ کے لیے بھیجا جاتا ہے ؟

श्री फूलचन्द गांधी —यह बिलकुल गलत है।

شری سید حسن ران داری کے سلسلہ میں کیسے مدرسوں کو علاحدہ کیا گیا ہے ؟

श्री फूलचन्द गांधी – यह सवाल गैर मुताल्लिक है।

شریمتی آر وِملا دیوی کیا دو مدرسوں کو پوری تنخواہ دیکر حال ہی میں ٹریننگ کے لیے نہیں بھیجا گیا

श्री फूलचन्द गांधी —वाकियात मुझे मालूम नहीं है। अगर आप बाद में मुझसे खानगी तौर पर पूछें तो दरियाफ्त करके जवाब दे सकता हूं।

Mr Speaker Let us proceed to the next question

Shri Veerendra Patel

NON MULKIES IN EDUCATION DEPT

*397A *Shri Veerendra Patel* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Whether and if so how many non mulkies have been appointed so far in the Education Department after Police Action ?

श्री फुलचंद गांधी　　सवाल यह किया गया है कि पोलिस अक्शन के बाद कितने नान मुल्काज का अप्वाइंटमेंट डिपार्टमेंट में मुतइन किया गया है ? जिस का जवाब में श्री जी हनुमंतराव के अक सवाल नंबर १०० के जवाब के सिलसिले में तफसील तोर पर दे चुका हूं। फिर यह सवाल दुहराया गया है। मैं ने हाउस के टेबल पर जिसका जवाब रख दिया है।

Mr Speaker Let us proceed to the next question

Shri Veerendra Patel

G DES IN EDUCATION DEPT

*397 B *Shri Veerendra Patel* Will the hon Minister for Public Health Medical and Education be pleased to state

Whether there are any posts in the Education Department carrying a starting pay of Rs 235 ?

श्री फुलचंद गांधी —सवाल यह है कि (२३५) से जिनकी तनख्वा शुरू होती है क्या असे कोइ पोस्ट्स शिक्षण खाते में है ? जवाब यह है कि नहीं है।

श्रीमती आशाताई वाघमारे —काही शिक्षकांना ते भार अस अस ने असल्यामुळ काढ ण्यात आले असतानाहि त्यांना हैदराबाद स्टेटमध्ये सरकारी शाळेत घेण्यात आले आहे काय ?

मिस्टर स्पीकर – हा प्रश्न यंव उदभवू शकत नाही

سری ور یدرا ٹیل　سوورم نامی ایک صاحب کا تقرر (۲۳۰) رو پے پر عمل میں آتا ہے

श्री फुलचंद गांधी —यह सवाल डायरेक्टली (Directly) क्यों नहीं पूछा गया ? मेरे पास जिसकी तफसील नहीं है।

سری لکشمی کو نڈا میرا ایک سوال نمبر (۲۷۹) رھکتا ہے اگر اجازت ہو تو اسکو پیش کردیا جائیگا کیونکہ ابھی ٹائم باقی ہے

Mr Speaker You must try to be in time

BACKWARD CLASSES

*279 *Shri L B Konda* Will the hon the Chief Minister be pleased to state

1 Whether the Government have classified any particular section of the people as backward classes ?

2 If so what are the communities included under this section ?

3 What steps have been taken by the Government to promote educational and economic interests of the backward lasses ?

8

چیف منسٹر (سری بی رام کرشن راؤ) جواب یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ نے جو لوگوں کو بیک ورڈ کلاسس (Backward Classes) کی حیثیت سے کلاسی فائی (Classify) کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں گورنمنٹ نے بیک ورڈ کلاسس کی ایک فہرست تیار کی ہے جس میں (۵۳) کلاسس کو بیک ورڈ کلاسس قرار دیا گیا ہے سوال کا دوسرا جز یہ ہے کہ اگر ایسا کیا گیا ہے تو کونسی کمیونیٹیز (Communities) کو اس میں شریک کیا گیا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جن کمیونیٹیز کو شریک کیا گیا ہے انکی فہرست اس سوال کے ساتھ رکھدی گئی ہے شیڈیول ٹرائبس (Scheduled Tribes) میں (۹) کمیونیٹیز کو شریک کیا گیا ہے شیڈیولڈ کاسٹس میں (۳) کاسٹس (Castes) کو شریک کیا گیا ہے بیک ورڈ کلاسس میں (۵۳) کلاسس کو شریک کیا گیا ہے جماعت اسکی فہرست ایوان کے ٹیبل پر رکھدی گئی ہے اسکو ملاحظہ کر سکتے ہیں سوال کا دوسرا جز یہ ہے کہ گورنمنٹ نے انکی معاشی و تعلیمی اور اسکے سماجی (आर्थिक परिस्थिती) کو درست کرنے کے لیے کیا اقدامات (Steps) لیے ہیں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ انکی تعلیمی حالت کو درست کرنے کے لیے ساڑھے نو لاکھ روپیہ خرچ کر رہی ہے اس میں سوشل اپ لفٹ (Social uplift) کے لیے بھی گنجائش رکھی گئی ہے ان کے لیے شیڈیولڈ کاسٹ ٹرسٹ فنڈ (Schedule Caste Trust Fund) قائم کیا گیا ہے جس کا سرمایہ ایک کروڑ روپیہ ہے جس مد سے انکے لیے اچھے دنوں کی فیس مفت کتابوں کی فراہمی اور ہاسٹل وغیرہ کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں بیک ورڈ کلاسس کی معاشی حالت کو درست کرنے کے لیے بہت سے سنٹرس کھولے گئے ہیں جہاں انکی دستی (उत्पति) کے لیے انکی حالت کو ٹھیک کرنے کے لیے اہتمام کیا گیا ہے ہریجنوں کی فلاح و بہبود کے لیے ایک کامپری ہنسیو ایکٹ (Comprehensive Act) بنایا گیا ہے اسکے تحت کام کیا جا رہا ہے

شری ملنا کولور (۵۳) کلاسس جو بتائے گئے ہیں انکی فہرست کن اصولوں پر بنائی گئی ہے ؟

آنریبل چیف منسٹر دوسرے صوبوں کے فہرستیں اور مقامی حالات کے پیش نظر ۵۳ ناموں کی فہرست بنائی گئی ہے یہ ٹینٹیٹیو (Tentative) فہرست ہے ممکن ہے اسمیں کچھ نام چھوٹ گئے ہوں یا کچھ زیادہ شریک ہوگئے ہوں پھر دوبارہ غور کر کے فہرست درست کیجا سکیگی

سری لکشمن گوڈا | کیا متصلہ صوبوں کے فہرستوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے

آنریبل چیف منسٹر ہاں متصلہ صوبہ جات کے فہرستیں منگا کر ان سے مقابلہ کیا گیا ہے بعض نام ایسے ہیں جو متصلہ صوبہ جات میں دوسرے ناموں سے پکارے جاتے

ہیں اس بارے میں سینسس کمشنر (Census Commissioner) اور سوشل سروس ڈپارٹمنٹ (Social Service Department) نے حساب کر کے یہ سینسس فہرست بنائی ہے سوشل ورکرز ریپریزنٹیٹوز (Social Workers Representatives) سے رائے لینے کے بعد جو تیار کر کے اس فہرست کو قطعی شکل دی گئی

سری لکشمی کوپدا: ہوسکتا ہے کہ کچھ ناموں میں غلطی ہو لیکن اسکے باوجود انکی فہرست میں کچھ نام چھوڑ دیے گئے ہیں

آنریبل چیف منسٹر: ایسی کوئی صورت ہو تو آنریبل ممبر گورنمنٹ کو توجہ دلاسکتے ہیں تو اس پر ضرور غور کیا جائیگا

سری جے بی مسال راؤ: کیا مدراس کمیونٹی بھی اسمیں شریک ہے ؟

آنریبل چیف منسٹر: یہ لسٹ دیکھ لیجیے اگر اسمیں ہے تو ہے

سری لکشمی کوپدا: اسکولس (Schools) میں بیک ورڈ کلاسس کیلئے سیٹس (Seats) ریزرو (Reserve) کیگئی ہیں ؟ اسیطرح انہیں سرکاری ملازمتوں میں جگہ دینے کے لیے گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے

آنریبل چیف منسٹر: تعلیمی موسسس (Educational Institutions) میں بیک ورڈ کلاسس کیلئے (۵) فیصد (Per cent) سیٹس اور شیڈولڈ کاسٹ کیلئے (۵) فیصد سیٹس ریزرو (Reserve) ہیں لیکن عام طور پر سروس اور دوسری جگہ ریزرویشن (Reservation) ہوتا نہیں ہے تاہم اس بارے میں گورنمنٹ نے اب تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے البتہ کیبنٹ میں غور ہورہا ہے

سری لکشمی کوپدا: کیا اسپر غور ہورہا ہے کہ ایجوکیشنل سائڈ (Educational side) میں جو ریزرویشن ہے وہ کم ہے اور اسمیں اضافہ ہونا چاہیے ؟

آنریبل چیف منسٹر: اب تک ایسی کوئی تجویز گورنمنٹ کے پاس پیش نہیں ہوئی ہے اگر ایسی کوئی صورت پیدا ہوگی تو گورنمنٹ ضرور اسپر غور کریگی

سری جے بی مسال راؤ: آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ ہریجنوں کیلئے پانچ فیصد ریزرویشن دیا گیا ہے ساڑھے بارہ فیصد کیوں نہیں دیا گیا ؟

آنریبل چیف منسٹر: ساڑھے بارہ فیصد ریزرویشن سروسس میں دینے کیلئے گورنمنٹ آف انڈیا کی ہدایت ہے یہاں کی گورنمنٹ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا لیکن حالات کے لحاظ سے پانچ فیصد ریزرویشن ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنس میں دینے کیلئے ہدایت دیگئی ہے

سری جے بی مسال راؤ: کیا غریب برہمن بھی بیک ورڈ کلاسس میں آتے ہیں ؟

آنریبل حیف منسٹر : لسٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد اگر آنریبل ممبر انکو سرٹیفائی کرنا چاہیں تو ریپریزینٹیشن (Representation) کرسکتے ہیں

سری لکشمی کوبدا : شیڈولڈ ٹرائبس شیڈولڈ کاسٹس اور بیک ورڈ کلاسس ان تینوں کو علحدہ علحدہ ریزرویشن دینے کیلئے کیا گورنمنٹ غور کر رہی ہے یا ان سب کو مشترکہ طور پر ایک متحدہ ریزرویشن دیا گیا ہے

آنریبل حیف منسٹر : ایک متحدہ کا ریزرویشن شیڈولڈ کاسٹس اور ٹرائبوں کے لیے علحدہ علحدہ ہے

شری لکشمی کوبدا : شیڈولڈ ٹرائبس کیلئے ؟

آنریبل حیف منسٹر : شیڈولڈ کاسٹ اور شیڈولڈ ٹرائبس دونوں اس میں شریک ہیں

سری ملنا کولور : معاملہ ریزرویشن میں کون سے ریزرویشن دیکھے گئے ہیں ؟

آنریبل حیف منسٹر : مدراس بمبئی اور مدھیا پردیش

سری ملنا کولور : کیا وہاں بھی فہرست ۳۰ ناموں کی ہی ہے

آنریبل حیف منسٹر : کہیں کم ہیں اور کہیں زیادہ ہمارے سٹیٹ میں جو عام طور پر بیک ورڈ کلاسس خیال کیے جاتے ہیں وہ لسٹ میں شریک کیے گئے ہیں اگر اسمیں کچھ نام چھوٹ گئے ہوں یا ایسے نام شامل ہوگئے ہوں جنہیں نہ رہنا چاہیے تو اسکے متعلق ریپریزنٹیشن کیا جاسکتا ہے اور اس لحاظ سے اسمیں تبدیلی کیجاسکتی ہے

श्री सकरदेव —यह प्रश्न सोशल सर्विस डिपाटमट से सबधित ह। इस लिय म इसको स्पष्ट करना चाहता हू। दूसरे प्रातो म इन जातियो की सख्या १२० १३० तक पहुच गइ ह। हम यह मुनासिब खियाल किया कि जो क्लासेस डिसर्विंग (Deserving) ह जिन्हे अमिनिटीज Amenities) देन के लिय स्वीकार किया जाय। यह सोच कर हमन तीन क्लासेस बनाय ह। पहला लोअर बकवड क्लास (Lower Backward class) दूसरा मार्जिनल बॅकवड क्लास Marginal Backward Class) तीसरा फारवड बॅकवड क्लास (Forward Backward class) म समझता हू कि माननीय सदस्यो को यह बात स्पष्ट होगइ होगी।

ایک آنریبل ممبر : کیا آنریبل حیف منسٹر کا بھی یہی خیال ہے ؟

Mr Speaker No such remarks

سری بی لکشمی بائی : ابھی حیف منسٹر صاحب نے بتلایا کہ بیک ورڈ کلاسس ۔ ۰ فیصد سیٹس دیے گئے ہیں کل ہی میں ایک لڑکی کو سفارس کے ساتھ ایڈمیشن (Admission) کیلئے بھیجی تھی لیکن اسکو سفارس کے باوجود اڈمیشن نہیں دیا گیا کیا اسکی وجہ بتلائی جاسکتی ہے ؟

آنریبل حیف منسٹر : بات یہ ہے کہ اڈمیشن کیلئے سلکشن (Selection) مارکس (Marks) کے لحاظ سے کیا جاتا ہے جو ریزرویشن (Reservation

کیا گیا ہے کے لیے بھی مارکس دیکھے جاتے ہیں نرسل ممبر نے جس لڑکی کے بارے میں سفارش کی ہے اسکے مارکس اگر ۴۴ فیصدی سے کم ہوں تو باوجود اسکے کہ اس کا تعلق بیاک ورڈ کلاسس سے ہے اسے نہیں لیا گیا ہوگا

سری مادھو راؤ نرلیکر کس بیسس (Basis) پر کلاسس کو بیاک ورڈ قرار دیا گیا ہے ؟

آنریبل چیف منسٹر بیاک ورڈ کلاسس کی جو لسٹ بنائی گئی ہے اسکا معیار یہ ہے کہ جو کلاسس اکنامکلی (Economically) اور سوشلی (Socially) بیاک ورڈ ہیں اور جو کلاسس عمومی حیثیت سے بیاک ورڈ ہیں انہیں اس لسٹ میں شامل کیا گیا ہے واقعہ یہ ہے کہ ایک کاسٹ تلنگانہ میں ایک نام سے موسوم ہوتی ہے اسی کا نام ناگپور میں دوسرا نام ہوتا ہے ملنار میں تیسرا نام ہوتا ہے اسکے پیش نظر ہمارے پاس اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک ہی کاسٹ کو دو تین ناموں سے ترتیب دیا جائے لیکن جو فہرست دی ہے وہ بھی عادی الطری فہرست ہے اسکو مکمل کرنے کے لیے آنریبل ممبرس سے سجیشنس مانگے گئے ہیں ان پر غور کرنے کے بعد ہی یہ فہرست قطعی خیال کیجائیگی

Mr Speaker Now let us proceed

سری مادھو راؤ نرلیکر شیڈولڈ کاسٹ کی فلاح و بہبود کیلئے جو ساڑھے تو لاکھ روپیے رکھے گئے ہیں کیا اسکے خرچ کے بارے میں مشورہ دینے کیلئے نمائندوں کی کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے ؟

آنریبل چیف منسٹر اس بارے میں نمائندوں سے مشورہ لینا ضروری تو نہیں لیکن یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے کہ سوشل سروس ڈپارٹمنٹ کے تعلق سے کوئی ایڈوائزری بورڈ (Advisory Board) بنایا جائے یا نہیں آنریبل ممبر اسپر غور کررہے ہیں اگر ضرورت محسوس ہوگی تو جسطرح کہ اچھوتوں کے لیے سنٹرل ایڈوائزری بورڈ ہے اسطرح سوشل سروس اور دوسرے ودیا گوں (विभागों) کیلئے بھی بنائے جاسکے

سری رنگ راؤ دیشمکھ آنریبل چیف منسٹر نے یہ بتلایا ہے کہ بیاک ورڈ کلاسس کی فہرست بنائی گئی ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسطرح فارورڈ (Forward) کلاسس کی بھی کوئی لسٹ بنائی گئی ہے ؟

(قہقہہ)

آنریبل چیف منسٹر بیاک ورڈ کلاسس کو منہا کرنے کے بعد فارورڈ کلاسس باقی رہ جاتے ہیں حساب کرنیکی بات ہے (قہقہہ)

Busine ss of the House

Sri Muthyal Rao On a matter of clarification Sir

M Speaker No clarification now Sh i Papi Reddy

(Shri Papyi Reddy rose in his seat)

Mr Speaker Before you proceed I would like to draw your attent on to Rule No 134 of the Provisional Rules which reads as follows

A member presenting a petition shall confine himself to a statement in the following form

I present a petition signed by
petitioners regarding

No debate shall be permitted on such statement

Shri Papi Reddy Mr Speaker Sir I rise to present a peti tion signed by Jogu Bagayya and other 28 Harijans of Jagan Pahad Hyderabad West Taluq Hyderabad District regarding the grave danger of peace by one Shri Madhusudhan Rao son of Venkates war Rao the nephew of the hon Chief Minister who is trying to deprive their *de jure* and *de facto* possession of 117 acres of kharij khata land by obtaining patta surreptitiously with the connivance of the District Administrator

Mr Speaker This petition is referred to the Petitions Com mittee Now Shri B Ramakrishna Rao

PRIVILEGE OF THE HOUSE

Shri B Ramakrishna Rao Mr Speaker Sir Before the House proceeds to transact other business I rise to raise a ques tion of privilege of this House I have given notice of this Mo tion to raise the question of privilege in connection with a very unpleasant incident that happened yesterday The House is aware that yesterday an adjournment motion was tabled by Shri K Venkatrama Rao in order to discuss a matter of alleged public importance namely the illegal detention of some Municipal coun cillors and other workers of P D F party including the detention for three hours of Sri Uppal Malchur M L A and other matters After hearing Shri Venkatrama Rao who moved the adjournment motion and myself on behalf of the Government the Hon ble the Speaker ruled that the motion was not in order and there fore refused to give his consent to the proposed motion After

the ruling was given by the Chair the hon Member for Ippaguda rose to speak and began commenting on the Ruling In spite of intervention by the Members and the hon Speaker calling to order the said hon Member for Ippaguda continued his speech and declared that he and his party were walking out as a protest against the Ruling He also remarked addressing the Chair Your rulings are all in favour of the party in power I am quoting from his speech in Urdu as recorded After the hon Speaker again called him to order the said hon Member for Ippaguda repeated his charge against the hon Speaker and said We walkout on account of this conduct of yours He said this in Urdu and later he said in English We are not going to tolerate this partiality After saying this the hon Member for Ippaguda walked out of the House along with other Hon ble Members of his party

The conduct of the hon Member for Ippaguda in casting an aspersion of the hon Speaker s impartiality in the dis charge of his duties is a grave matter notice of which has neces sarily to be taken The hon Speaker represents in his person the authority and dignity of the House as a whole The accusation of partiality is a serious reflection on the hon Speaker in the discharge of his duties and on the dignity of the Chair The reflections on the Chair made by the hon Member for Ippaguda and the so called walkout by him and other hon Members of his party in protest against the Ruling of the Chair are not only in consistent with the standard which the House is entitled to expect from its hon Members but also derogatory to the high dignity of the Chair which all the hon Members of the House are bound to maintain and uphold They constitute a clear breach of privilege of the House and contempt of the Chair and of the House as a whole The matter may therefore be referred to the Committee of Privileges for investigation and report

اس موشن کو پیش کرتے ہوئے مجھے بھی افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میں مجبوراً اس موشن کو پیش کر رہا ہوں۔ مجھے اس سلسلہ میں بہت افسوس ہے کہ جو واقعہ گذرا اسکے نتیجہ کے طور پر (چاہے جذبات کچھ بھی ہوں) آنریبل ممبر فرام اپاگوڑہ نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ صریحاً ہاؤس کے لیے کنٹمپٹ (Contempt) کا باعث ثابت ہوئے ہیں۔

شری راج ریڈی کیا اس موشن کو پیش کرتے ہوئے کوئی تقریر ہو رہی ہے یا صرف اسکو پریزنٹ (Present) کیا جا رہا ہے ؟

چیف منسٹر ۔ اسپیچ چونکہ انگریزی میں تھا اسلیے میں اسکو سنا رہا ہوں

شری کے رام راؤ ۔ ب حمہ نہیں کہ سرور ہ ہیں

چیف منسٹر اسی وجہ سے میں جب جب ک ھا سوں ۔ کہ ہے

شری کے رام راؤ اب رحمہ فرمائے

چیف منسٹر یہ میری مرضی پر ہے مجھے کوئی مجبور نہیں کرسکتا یہ ترجمہ کیا جائے میں جو اسٹیٹمنٹ کرنا چاہتا ہوں کرونگا

تو میں یہ کہ رہا تھا کہ کل ایک واقعہ جہاں پر ہو نک ر ل ممبر سے جہاں پر ایک اڈجرنمنٹ موشن (Adjournment Motion) پیش کیا اسکی وجہ یہ بتلائی گئی کہ بھونگیر میں نک آنریبل ل ے کو نہ س ے ارسٹ کرکے ڈٹین (Detain) کیا ہی طریقہ ر بلگند کے ی ب آئس پر بھی حملہ ہوا اس وجہ سے نک آنریبل ممبر نے یہ اڈجرنمنٹ موشن پیش کیا من اڈجرنمنٹ موشن کو پیش کرنے والے ممبر کی بات سننے کے بعد و گو ت کی طرف سے میرا جواب سننے کے بعد آنریبل ڈپٹی اسپیکر نے رولنگ دی کہ یہ (Out of Order) ہے اسلیے اسکی منظوری نہیں دی جا سکتی اس رولنگ کے بعد ممبر مرم نا گ ے اس پر تنقید اور تبصرہ کرنے کی کوشش کی آنریبل ممبر فر سکندر آباد (لیبر ۔ ر) نے انٹروین (Intervene) کرتے ہوئے کہا کہ کیا اسپیکر کی رولنگ کے بعد اس طرح کا عمل جائز ہے ؟ آنریبل ڈپٹی اسپیکر نے ڈر رڈ سمپک آنریبل ممبر کو مخاطب کیا اسکے باوجود آنریبل ممبر فرام اپاگو نے دو با تھ کر تقریر کرنے اور ایسے حالات ظاہر کرنے کی کوشش کی اس سلسلہ میں جو الفاظ کہے ہیں وہ نہ ہیں ۔ اس بارے میں پوری رویداد د نہ ہے

شری وی بی راجو مسٹر اسپیکر سر آپ کے رولنگ دینے کے بعد

شری وی ڈی دیسپانڈے آپ کی رولنگ ویسے لیکن یہ ا ہے مسائل ہیں کہ ان پر غور کرنا چاہیے لیکن طریقہ یہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ اہم مسائل کو

Mr Speaker Order Order

شری وی ڈی دیسپانڈے اب کو سننا چاہیے

Mr Speaker Order Order

شری وی ڈی دیشپانڈے آپ سننا نہیں چاہتے ہم ... وسٹ کے طور پر واک اوٹ (Walkout) کرتے ہیں اب کی رولنگس ہمیشہ پارٹی ان پاور (Party in Power) کے موافق ہوا کرتی ہیں

Mr Speaker Order, Order

شری وی ڈی دیشپانڈے ہم نے اس طریقہ عمل کے واک آؤٹ کئے ہیں
اس کے بعد انگریزی میں یہ کہا گیا

We are not going to tolerate this partiality

یہ الفاظ بالکل کلیر (Clear) ہیں ان الفاظ کے ذریعہ آنریبل ممبر رام ناگور
نے آنریبل ڈپٹی اسپیکر پر جو پورے ہاؤس کی ڈگنٹی (Dignity)کے حامل
ہیں اور جو پورے ہاؤس کے پرسانی فیکیشن (Personification) ہیں
ان پر حملہ کیا ہے اور وہ حملہ پرسنل (Personal) نہیں تھا بلکہ
کنڈکٹ آف بزنس (Conduct of Business) سے جس کا تعلق تھا
اور آنریبل اسپیکر پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ طرفداری کر رہے ہیں پارشیالٹی
(Partiality) کا یہ الزام جو آنریبل ممبر رام انا گورے نے لگایا ہے وہ
قابل اعتراض ہے انہوں نے خود بھی بعد میں اس کو سوچا ہوگا کہ جذبات کے تحت جو
الفاظ ان کی زبان سے نکل گئے وہ غلط الفاظ تھے اگر میں ان کی طبیعت سے واقف ہوں
تو یہ کہوں گا کہ انہوں نے اپنے دل میں اس کو محسوس کیا ہوگا چونکہ ہم ایک نئے دور
سے گزر رہے ہیں اور ڈیموکریسی کے اصولوں کو لیکر ہم یہاں آئے ہیں تو ہم یہ نہیں
چاہتے کہ کوئی برا پریسیڈنٹ (Precedent) اس ہاؤس میں قائم کیا جائے
جس کا نتیجہ یہ سمجھا جائے کہ اس قسم کی حرکتیں یہاں چل سکتی ہیں ہاؤس کو یاد
ہوگا کہ پہلے سیشن (Session) میں بھی ایک مرتبہ واک آؤٹ
(Walkout) ہوا تھا اگرچہ کہ وہ واک آؤٹ بھی ان کانسٹی ٹیوشنل
(Unconstitutional) تھا لیکن اس پر میں نے اس وجہ سے ہاؤس
کو توجہ نہیں دلائی کہ اس کے اور بھی وجوہات ہو سکتے تھے لیکن کل کا جو واقعہ
ہوا اس کے پس نظر میں نے اس کو پیش کیا ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو
کمیٹی آف پریویلیجز (Committee of Privileges) کے سپرد کیا جائے
اس کی اجازت میں ہاؤس سے چاہتا ہوں

مسٹر اسپیکر ۔ کیا ہاؤس کی اس بارے میں اجازت ہے ؟ کسی کو کوئی آبجیکشن
(Objection) تو نہیں ؟

شری راج ریڈی اس بارے میں ہم کو عذر ہے

مسٹر اسپیکر میں اس سلسلہ میں رول نمبر (۳۶) ڈی سب کلاز (۲) پڑھکر
سناتا ہوں

After the member has asked for leave of the Assembly to raise the question of privilege the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly If objection is taken the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats and if 14 members rise accordingly the Speaker shall intimate that leave is granted If less than 14 members rise the Speaker shall inform the member that he has not the leave of the Assembly

ر س وں کے ہمر ں رسل ممرس سے ہ ھس لر کا ہ و ی ی ہگہ
کھڑے ہو ں اگر ہم ممر سکی نا مد کے لیے کہ ے سوہ ں ںو بمر ہ مسئلہ
ربوبلجس کمیٹی کے سپرد کردیا جائے (ہوکہ م ہے ر د مہ س لکھ ے ہوگیے
لہذا مسئلہ کو ربوبلجس کمیٹی کے سپرد کرنے کی حرب دیکی)

श्री फलसवब गाधी —यह जो रूल (१३६) की सब क्लाज २ के तहत जिस मसले को प्रिविलजस कमेटी (Privileges Committee) के सिपुर्द करन की तजवीज हुइ ह जिस सिलसिले मे म यह कहूगा कि जिस के अलावा हैदराबाद लेजिस्लेटीव असेंबली रूल्स (Hyderabad Legislative Assembly Rules) के रूल नबर (४८) के तहत फौरी अक्शन भी लिया जा सकता ह। जिस दफ के तहत जिस मेम्बर का बिहेवियर (Behaviour) जिस तरह हुआ और जिन्हो न जिस के मुताबिक रिग्रट (Regret) का जिजहार नहीं किया उनके लिय स्पीकर को दफा ४८ के तहत अमल करन का अखितयार ह। जिस लिय म जिस्तेदुआ करूगा कि जिस पर अमल किया जाय।

مسٹر اسپیکر رول (۴۸) یہ ہے

The Speaker may direct any member who refused to obey his decision or whose conduct is in his opinion grossly disorderly to withdraw immediately from the Assembly and any member so ordered to withdraw shall do so forthwith and shall absent himself during the remainder of the day s meeting

اس رول کے تحت یہ کیا جاسکتا تھا لیکن دوسرے طریقہ سے خود بخود ایسا ہوگیا ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر ہاوس کے اندر ایک ایم ایل اے دوسرے ایم ایل اے کے متعلق سمجھے کہ وہ سریح جھوٹ بول رہے ہیں اور جھوٹ کا الزام عائد کرے تو اسکی ریلیف (Relief)حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟ کیونکہ برنیل جعفر ممبر نے ایک ایم ایل اے پر یہ الزام لگایا ہے کہ ہوٹلوں اور گھروں سے لاکر گرفتار یہں کیا جا رہا ہے یہ جھوٹ ہے

مسٹر اسپیکر آپ حیدرآباد لجسلیٹو اسمبلی رولس(Hyderabad Legislative Assembly Rules) دیکھ لیجیے یا خانگی طور پر مجھ سے پوچھ لیجیے

آر مل جعفر مسٹر کر مجھے اجازت دیجائے تو میں فیکٹس (Facts) بیان کرکے انہیں مطمئن کرنے کے لیے تیار ہوں

Mr Speaker No discussion Please

We shall now take up L A Bill No 21 of 1952 regarding Special Assessments of Land

L A Bill No XXI of 1952 a Bill to Provide for the Levy of Special Assessment on Certain Lands in the State of Hyderabad

کل اسکی بل ریڈنگ حل رہی تھی اور موور (Mover) کی اسے ح ہو رہی
تھی اب فرسٹ ریڈنگ (First reading) کے پرو پوزل (Proposal)
وغیرہ کے بارے میں بحث ہو گی

سری اماسی راؤ مسٹر سپیکر یہ جو بل

To provide for the levy of special assessments of certain lands in the State of Hyderabad

آج ھاوس کے سامنے پیش کیا گیا اس پر بحث کرنے سے پہلے میں اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس
اینڈ ریزنس ٹو دی بل (Statement of objects and reasons to the Bill)
پڑھکر سنانا چاھتا ھوں تاکہ یہ معلوم ھوسکے کہ یہ بل کیوں آرھا ہے اور اسکی
وجوھات جو پر ری پحس کی با اورجنل جنت منسٹر کی جانب سے بلائی گئی ھیں وہ بھی
معلوم ھوں وہ اسٹیٹمنٹ یہ ہے کہ

With the general increase in prices of agricultural commodities assessments now form a much lesser percentage of the yields than in the past A large number of taluqs in the State is due for revision settlements Owing to the difficulties of finding sufficient technical staff necessary for the purpose it has not been possible to undertake a revision of the settlement where it is over due

Having regard to these considerations and in view of the immediate need for revenue to enable the Government to go ahead with the reconstruction schemes it is proposed that special assessments should be levied on the land revenue payable in respect of different classes of lands in the State till resettlement rates of assessment are imposed

اس میں ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ بہت سے تعلقوں میں ریوژن (Revision)
نہیں ہوا ہے اور کچھ ٹکنیکل اسٹاف کی کمی کی وجہ سے وہ ریوژن ہم پورا نہیں
کرسکے اس واسطے یہ بل یہاں لایا جا رہا ہے اس بل کے پاس ہونے کے بعد ہر
کاشتکار پر ڈرائی لینڈ (Dry land) کے لیے فی روپیہ ایک آنہ اور ویٹ
لینڈ (Wet land) کے لیے فی روپیہ دو آنہ ٹیکس کا اسسمنٹ کیا جائیگا
اسکے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ

جو بل ھاوس کے سامنے آیا ہے اس بارے میں پہلے ھمکو اس چیز پر غور کرنا ہے
کہ آیا در اصل ھمارے پاس ایسا اسٹاف نہیں ہے جسکی وجہ سے ہم ریوژن نہیں کرسکے
جہاں تک مجھے معلومات ھیں میں یہ کہہ سکتا ھوں کہ ھمارے پاس سٹلمنٹ کا اسٹاف ہے
حیدرآباد میں سٹلمنٹ کمشنر (Settlement Commissioner) کا

ہند اس ہے اور ڈی سیٹلمنٹ کمشنر کے آفس اورنگ آباد گلبرگہ اور ورنگل ۸ ہیں انکے تحت سروے پارٹیاں ہیں اورنگ آباد ، بڑ پربھنی عثمان آباد ، ناندیڑ اور نظام آباد میں ڈسٹرکٹ لینڈ ریکارڈس آفس ہیں سروے پارٹی نمبر ۸ نظام آباد میں اور پارٹی نمبر ۹ ۱۱ ۱۲ اورنگ آباد میں کام کرتی ہیں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر گلبرگہ کے ڈسٹرکٹ لینڈ ریکارڈس آفس رائچور گلبرگہ بیدر اور محبوب نگر میں ہیں سروے پارٹی نمبر ۱۳ ۱۴ ۱۶ ـ گلبرگہ میں اور نمبر ۱۰ محبوب نگر میں کام کر رہی ہیں اور اسسٹنٹ تحصیلدار ریکارڈ آف رائٹس پارٹی نمبر ۲ محبوب نگر میں کام کرتا ہے ـ اسی طرح ڈی سیٹلمنٹ کمشنر ورنگل کے ڈسٹرکٹ لینڈ ریکارڈس آفس ورنگل حیدرآباد ، کریم نگر، عادل آباد میدک ، اور نلگنڈہ میں قائم ہیں ان میں سروے پارٹی نمبر ۲ ۳ ـ ورنگل میں نمبر ۴ کریم نگر میں اور نمبر ۵ ۶ ۷ حیدرآباد میں کام کرتی ہیں ـ

آپ جانتے ہیں کہ اسباب نہ ہونے کی وجہ سے ریونیو نہیں کیا جاسکتا یہ ان فگرس اور تخمینوں کی موجودگی میں جو میں نے پیش کئے ہیں کس حد تک درست ہوسکتا ہے ؟ اس طرح اب میں ریونیو کے ایک غیر صحیح وجہ بتاکر ۱۲ فیصد ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں ـ میں کہونگا کہ یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا مدراس میسور اور حیدرآباد گورنمنٹ کے ریونیو (Revenue)کا مقابلہ آپ کریں تو آپکو معلوم ہوگا کہ ان میں کسقدر فرق ہے ـ میں آپکے سامنے سنہ ۵۲ ۵۱ کے فگرس نہیں رکھ سکتا البتہ سنہ ۵۰ ۱۹۵۰ کے فگرس آپکے سامنے رکھونگا

زر مالگزاری	حیدرآباد	گورنمنٹ بابتہ سنہ ۵۰ ـ ۱۹۵۰			۵ کروڑ ۰ لاکھ
"	مدراس		"	"	۵ کروڑ ۲۷ لاکھ
"	بمبئی	"	"	"	۶ کروڑ ۶ لاکھ
"	مدھیہ پردیش		"	"	۲ کروڑ ۸۱ لاکھ
"	ٹراونکور کوچین		"	"	۹۳ لاکھ
"	میسور	"	"	"	۱ کروڑ ۳۶ لاکھ

ہمارے پاس جو لینڈ ریونیو کاشتکاروں سے وصول کیا جاتا ہے اور متصلہ صوبہ جات میں جو وصول کیا جاتا ہے اسکو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ مدراس اور بمبئی کا لینڈ ریونیو حیدرآباد اسٹیٹ کے لینڈ ریونیو کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے ـ مدراس کا لینڈ ریونیو ۵ کروڑ ۲۷ لاکھ ہے ، بمبئی کا ۶ کروڑ ۶ لاکھ ہے ، مدھیہ پردیش کا ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ ہے اور حیدرآباد کا ۵ کروڑ ۰ لاکھ ہے ـ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ حیدرآباد میں اس وقت جو ریونیو وصول ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ہے ـ یہ صرف میرا خیال نہیں ہے بلکہ مسٹر سی وی اس راؤ نے ان حالات کا اظہار ایک کتابچہ میں کیا ہے جو اسی گورنمنٹ نے چھاپی ہے

شری پھولچند گاندھی گورنمنٹ نے یہ جتایا ہے

شری اناجی راؤ جی گورنمنٹ نے جتایا نہیں ہوگی جیسے ایشو (Issue)
ہوئی ہے کہا کہ فینانس ڈپارٹمنٹ (Finance Department
Economic Adviser) گورنمنٹ کے ایڈوائزر نے جتایا ہے
اس میں ان حالات کا اظہار کیا گیا ہے کہ

The tax burden on the poor classes including agricultural and industrial labourers small scale farmers petty artisans and the low grade staff is fairly high relative to their income The other classes have to bear the burden of excise duties and customs duties and land revenue in the case of farmers In the middle classes certain sections are lightly taxed e g traders and land lords In the upper section the substantial land holding classes escape lightly including the professional classes merchants and industrialists This whole income group is lightly taxed in com parison with similar income groups in the adjacent States

یہاں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ غریب کاشتکار اور غریب کسانوں پر زیادہ ٹیکس ہے اور بمقابلہ کاشتکار کے انڈسٹریلسٹ (Industrialists) اور مرچنٹس (Merchants) پر کم ٹیکس ہے اسکے برخلاف متصلہ صوبہ جات میں انڈسٹریلسٹ اور مرچنٹس پر زیادہ ٹیکس ہے یہاں کی حالت یہ ہے کہ گریکلچرلسٹ (Agriculturists) پر زیادہ ٹیکس عائد کیا جاتا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ کسانوں اور مزدوروں کی گورنمنٹ ہے لیکن کسان اور مزدور کے فائدہ کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا زراعتی کاروبار کرنے والوں پر ٹیکس عائد کیے جاتے ہیں الکشن کے زمانے میں عوام سے جو وعدے کیے گئے تھے انہیں پورا نہیں کیا گیا اور خاص طور پر جب نظام کے خلاف لوگوں نے نعرہ لگایا تھا تو آپ نے جو وعدہ کیا تھا وہ بھلا دیا گیا آپ نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ مالگزاری کم کرینگے اس وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آج مالگزاری میں اضافہ کا بل پیش کیا جا رہا ہے اور یہ بہانہ بتایا جا رہا ہے کہ روپیہ کے لیے کافی اسباب نہیں ہے اسلیے فی روپیہ ۲ آنے ٹیکس لگایا جا رہا ہے لیکن میں ایک جنرل یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن ۵ تعلقوں میں رویزن نہ کرکے اب ٹیکس لگانا چاہتے ہیں وہاں جب سنہ ۲۲ ف ۱۳۲۸ ف تا سنہ ۳۳ ف میں جب رویزن ہوا تھا تو اس وقت کیا حالات تھے؟ اوس وقت کی حالت یہ تھی کہ فرسٹ ورلڈ وار (First World War) ختم ہوئی تھی پرائسس (Prices) بڑھے ہوئے تھے بالکل یہی حالت تھی جیسی کہ آج ہے وار کے ختم ہونے کے بعد پرائسس بڑھ چکے تھے ہر چیز گراں تھی ہر کموڈیٹی میں قیمتیں بڑھی ہوئی تھیں ایسے وقت میں رویزن ہوا اور مالگزاری عائد کی گئی تھی

اور ان ہی نرخوں کو سامنے رکھتے ہوئے مالگزاری عائد کی گئی تھی اسلئے یہ نہیں
کہا جا سکتا کہ اوس وقت نرخ بہت لو (Low) تھے آج حالات اس وقت
سے بھی خراب ہیں اور ہر سال حالات بد سے بدتر ہونے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے
گذشتہ سال کے فگرس آپکے سامنے رکھوں اور اس سال کے فگرس بھی رکھوں تو انکو
اندازہ ہوگا کہ دن بدن حالات کسقدر خراب ہو رہے ہیں کپاس کی قیمت ۲ سے سو
ہوگئی گراونڈ نٹ (Groundnut) کی قیمت ۸ سے ۶ ہوگئی
گیہوں کو لیجیے پہلے ۲ ۳ روپیہ فی تلہ تھی اب ۶ تک پہنچ گئی ہے
اس طرح دن بدن بھاو کم ہوتے جا رہے ہیں عام خیال یہ ہے کہ نرخوں کے بڑھنے
کا اسٹیج (Stage) ختم ہو چکا ہے اب خیال یہ ہے کہ ہمارے کاشتکار
مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں انکے پاس پیسے کی کمی ہوگئی ہے مال پیدا ہے
مگر جیب میں پیسہ نہیں ہے پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے انکی زندگی دشوار ہوگئی ہے
ایسے حالات میں اس وقت غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سنہ ۲۲۸ ف میں جب
غور کیا گیا تھا اس وقت جو حالات تھے آج بھی نرخوں کا وہی حال ہے جو
نرخ کپاس کا اس وقت تھا آج بھی وہی ہے ایسی حالت میں اسباب کی کمی کا بہانہ
بنا کر یہ کہنا کہ اس وقت ہم غور نہیں کرسکے لہذا مقرر روپیہ کے ۲ / فی روپیہ
اضافہ مالگزاری ادا کیجائے کسی طرح مناسب نہیں ہے ممکن ہے ایسا خیال ہو کہ
چونکہ چار پانچ سال سے نرخ بڑھے ہوئے تھے اسلئے کاشتکاروں نے بہت سا روپیہ پیدا
کرکے رکھا ہوگا ہاں نرخوں کے اضافے کی وجہ سے روپیہ وہ ضرور پیدا کرسکتے تھے
لیکن اب نے نہیں روپیہ پیدا کرنے کا موقع بھی تو نہیں دیا کنٹرول مقرر کردیا گیا
دو سال پہلے گورنمنٹ کے سامنے یہ سوال لایا گیا تھا کہ لیوی کے لئے جو نرخ مقرر کیا گیا
ہے وہ اتنا کم ہے کہ جسکے باعث کے کاشتکاروں کو نقصان ہوتا ہے کیونکہ انہیں
جو اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں وہ بھی پورے طور پر وصول نہیں ہوتے اسطرح
وہ نقصان کی وجہ سے معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں کسانوں کی
حالت گری جا رہی ہے وہ انکو غلہ بیچکر بھوک کے مارے تڑپ رہے ہیں آپ نے
جو کنٹرول کی پابندی لگا دی اوس کو بھی انہوں نے مصیبت سے سہہ لیا آج یہ کہا
جا رہا ہے کہ۔

With the general increase in prices of agricultural com modities assessments now form much lesser percentage of the amount than in the past

یہ جو کچھ کہا گیا ہے اسکے متعلق میں صرف اتنا کہونگا کہ یہ محض خیال ہے۔
کیونکہ آج کے حالات اور اس وقت کے حالات کو دیکھیں اور صحیح طور پر مقابلہ کریں تو
اس طرح نہیں کہا جاسکتا ۲۸ ۲۹ ۳ فصلی میں زراعتی نرخ بڑھے ہوئے تھے۔
اس لحاظ سے مالگزاری بھی اضافہ کے ساتھ دینی ہوگی میں اس بل کو کلاز بائی کلاز

ڈسکس (Discussion) نہیں کرونگا لیکن یہ کہونگا کہ اگر ہم اپنے متصلہ پراونسس کو بھی دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جہاں کی مدنیاں زیادہ ہیں وہاں بھی لینڈ ریونیو ہمارے اسٹیٹ کے مقابلہ میں کم ہے لیکن اسکے باوجود ہمارے پاس لینڈ ریونیو کو مزید بڑھا کر کاشتکاروں کو زیر بار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے خود فنانشیل ریویو میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس زرعی جائداد پر ٹیکس ٹیکس کا بار ان لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے جو تاجر ہیں مجھے حکومت سے یہ پوچھنا ہے کہ آپ دوسرے ٹیکسوں کی جانب کیوں غور نہیں کرتے جو بڑے لوگوں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟ میں کہونگا کہ یہاں کے پاس موٹر وہیکل (Motor Vehicle) پر ٹیکس کم ہے اگر ہم بمبئی اور مدراس میں اس ٹیکس کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں یہ ٹیکس زیادہ ہے ایسے ہی اور بھی دوسرے ٹیکس ہیں جہاں آپ کو وصول کرنا چاہیے وہاں تو آپ وصول نہیں کرتے لیکن غریبوں اور کاشتکاروں کو دبایا جاتا ہے اسلیے کہ وہ آسانی سے دب جاتے ہیں آپ کا مقابلہ نہیں کرسکتے اگر مقابلہ کرنا چاہیں تو آپ کی پولیس اور فوج انکا مقابلہ کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہے اور انہیں دبا دیا جاتا ہے اسلیے غریبوں کو جس قدر زیادہ ممکن ہو دبایا جاتا ہے کچلا جاتا ہے ان پر مزید ٹیکس عائد کیے جاتے ہیں میں ٹریژری بنچس سے کہونگا کہ اگر وہ اپنے آپ کو کاشتکاروں اور مزدوروں کی بھلائی چاہنے والے سمجھتے ہیں اور اگر وہ کاشتکاروں اور مزدوروں کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو اس بل پر زیادہ بہتر یہ ہے کہ اسکو واپس لے لیں لیکن وہ تو سرمایہ دارانہ طبقے کے مفادات ہی کو ہمیشہ دیکھتے ہیں اگر وہ اس الزام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو کاشتکاروں کے مفادات کا حامی ثابت کرنا چاہتے ہیں تو میں ان سے یہ کہونگا کہ وہ اپنا بل واپس لے لیں

شری وی ڈی دیشپانڈے مسٹر اسپیکر ہاؤس کے سامنے جو بل اس وقت آیا ہے اسکی مخالفت میں اپنے خیالات ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کے لیے میں کھڑا ہوں اس بل کے متعلق میرا پہلا اعتراض یہ ہے کہ ملک یہ امید کر رہا تھا کہ ٹیننسی (Tenancy) کا بل آئیگا تو اس سے کسانوں کو ریلیف (Relief) حاصل ہوگا اور انکی قوت پیداوار بڑھے گی اس اصلاح کے لیے بار بار آواز اٹھائی گئی تھی اس کے لیے جو تاریخ مقرر کی گئی تھی وہ بھی گزر رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ اس ٹیننسی بل (Tenancy Bill) کی بجائے کسانوں پر مزید ٹیکس عائد کرنے کا بل لایا جاتا ہے یہ بل اسقدر عجلت کے ساتھ دو روز میں ہاؤس کے سامنے پیش کردیا جاتا ہے گزٹ میں بھی چھپ جاتا ہے فسٹ ریڈنگ سکنڈ ریڈنگ اور تھرڈ ریڈنگ کے اسٹیجس بھی آ جاتے ہیں اس پر مجھے سخت اعتراض ہے یہ بل اسقدر عجلت کے ساتھ لایا گیا ہے کہ عوام تو عوام اس پر ہم بھی کوئی

پھنسے رہے قائم نہیں کرسکے ہم اس غور ہی کرسکے ہیں کہ لیے کب و کی حالا میں سلسلہ ہوا اوس وقت کیا رکھا تھا اور لگان میں جو اضافہ کیا جا رہا ہے اور نا وجہی ہے یا نہیں اس بل کے ساتھ ہاوس کے سامنے تمام چیزیں لائی جاکر ٹیکس کی حالی چاہیے تھی تاکہ ہم سب کے سب نظر صحیح رائے قائم کرسکتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا ہے اسلئے میرا پہلا اعتراض یہ ہے کہ یہ بل یہاں عجلت کے ساتھ لایا گیا ہے اس لحاظ سے میں ہر رزی ممبر سے کہونگا کہ وہ اس بل کو بند … تک ملتوی رکھیں اس درمیانی عرصہ میں ہم سب اس بل پر اچھی طرح غور کرسکیں ہم ملک کی حالت اور ضروریات کو جانتے ہیں لیکن دیکھنا ہے کہ جن لوگوں پر یہ بل لاگو ہو رہا ہے ان کا کیا نتیجہ ہوگا میں اور میرے ساتھیوں کا یہ خیال ہے کہ عام طور پر ہندوستان میں جو اسسمنٹ کا طریقہ ہے وہ بنیادی طور پر غلط ہے سوپاریوں اور انڈسٹریلسٹس پر جو ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ گریڈیڈ سسٹم (Graded System) کے مطابق ہوتا ہے اور اس کا بار ان پر نہیں پڑتا لیکن کسانوں پر یہ سسٹم نہیں ان پر جو ٹیکس عائد ہوتا ہے وہ انہی کو ادا کرنا پڑتا ہے انگریزوں کے زمانے میں ہم یہ توقع کر رہے تھے کہ ہندوستان ری پبلک (Republic) بننے کے بعد ایسا نہیں رہیگا اور کاشتکار کو سہولت ملیگی لیکن ایسا نہیں ہوا اور نہ حکومت اس بارے میں سوچنے کےلیے تیار ہے مجھے یاد ہے کہ جب دس پندرہ سال پہلے عوامی جدوجہد جاری تھی اس وقت یہ مانگ کی گئی تھی کہ کسانوں پر جو ٹیکس ہے اس میں ۵۰ فیصد کمی ہونی چاہیے لیکن سنہ ۱۹۳۹ ع میں دوسری جنگ شروع ہوئی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا جسکی وجہ سے کسانوں کو خود بخود کسی قدر ریلیف مل گیا اسلئے وہ آواز زیادہ نہیں بڑھائی گئی وہ لینڈ ریونیو برداشت کرتے رہے لیکن اسکے معنی یہ نہیں ہوتے کہ جو تھوڑا بہت ریلیف ملا تھا اسکو بھی واپس لے لیا جائے جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے بتایا ہمارے ہاں ٹیکسس پہلے ہی سے زیادہ ہیں اگر اس چیز کو پیش نظر رکھا جاتا تو میں سمجھتا ہوں یہ بل یہ نا … لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ الگ الگ طریقوں سے ایسے بلس (Bills) لانے کی کوشش کی جا رہی ہے دو ایک بل گورنمنٹ کو واپس بھی لینے پڑے جسکے نتیجے کے طور پر ہر رزی ممبر اس طرح کسانوں پر برس رہے ہیں میں نے کہا ہے کہ کسانوں کو تھوڑا بہت ریلیف ملا میرا مطلب یہ تھا کہ قیمتوں میں اضافہ سے جو آمدنی والے کاشتکاروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اسلئے کہ وہ جو اناج پیدا کرتے ہیں وہ تو ان ہی کی زندگی کی ضروریات میں ختم ہو جاتا ہے البتہ جن کے پاس سرپلس (Surplus) غلہ تھا ایسے لوگ کچھ فائدہ حاصل کرسکے لیکن ہمیں یہ بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ اجناس کے ساتھ دوسری اشیا کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا اور یہ اضافہ اجناس کی قیمتوں میں اضافہ سے کہیں زیادہ ہے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ چھوٹے کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہو لیکن

کے بارے میں جو بری طرح بیمار ہوئے اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ غریب اور
و ط کسانوں کو غلہ کی قیمتوں میں اضافہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے اس بل کے
اسسمنٹ اف اسکم اینڈ ریزن میں کہا گیا ہے کہ

General increase in prices of agricultural commodities assess sments now form a much lesser percentage of the yields than in the past

مگر یہ حقیقت ہے کہ کسانوں کی اکثریت کو اجناس کی قیمتوں میں اضافہ سے کوئی
فائدہ نہیں ہوا ہے ۔ اگر اب اعداد و شمار کو بھی دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس اضافہ
کے بعد صرف مالدار کسان ہی اپنے قرضے ادا کر سکے ہیں لیکن متوسط اور غریب
کسان ابھی تک مقروض ہے اور وہ اس بار سے سبکدوش نہیں ہوا ہے اس حقیقت کو
سامنے نہیں رکھا جاتا ۔ اور فلاٹ (Flat) طور پر سب کے لیے ایک آنہ
اور جسکی کے لیے دو آنے فی روپیہ اضافہ کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے ہمیں اس بل کو
اپوز (Oppose) کرنا پڑتا ہے

دوسری چیز اس بل کے بارے میں یہ بھی کہنا ہے کہ اس بل میں کوئی گریڈیشن
(Gradation) نہیں ہے یہ نہیں سوچا گیا ہے کہ غریب اور متوسط
کاشتکاروں کو اس سے بری کرنے کے لیے کوئی صورت نکالی جانی چاہیے میں کہونگا کہ
اس بارے میں بھی سمجھنا ضروری ہے جیسا کہ میں نے کہا اگر اس کے لیے موقع دیا
جائے تو اس پر بہت اچھی طرح سے غور کیا جا سکتا ہے میں مانتا ہوں کہ آپ کی
حکومت کو پیسے کی ضرورت ہے لیکن اس کے لیے دوسرے راستے بھی تو اختیار کیے جا سکتے
ہیں آپ کا قدم اس راہ میں نہیں اٹھا ۔ لیکن غریب کسانوں پر سیلس ٹیکس
(Sales Tax) اور اسسمنٹ (Assessment) یہ سب چیزیں
لائی جا رہی ہیں ہاوس کو یہ بتایا گیا ہے کہ اس ٹیکس سے زیادہ سے زیادہ ۲ ۲۵
لاکھ روپیہ زیادہ حاصل ہوگا لیکن ہاوس کے سامنے رسوم کے سلسلے میں بھی تو
بل آئیگا اب ان چیزوں کو بند کرکے بھی یہ رقم حاصل کر سکتے ہیں لیکن اب تو
دو چار ہزار جاگیرداروں کا اتنا خیال ہے کہ انہیں مزید ایک سال تک اب جا رہا لگانا
چاہیے اسکے برخلاف لاکھوں کسانوں کو اس بل کے ذریعہ بیمار کرنے کے لیے
فوری بحر بار ہیں اگر ریسٹلمنٹ (Resettlement) ضروری
بھی ہے تو جیسا کہ اینک اور بل ممبر نے کہا ایک سال کے اندر یہ کام کرلیا جا سکتا
ہے کیا اس وقت تک فوری بحر رک نہیں سکتے ؟ میں سمجھتا ہوں اس سے وہی
چیز ہاوس کے سامنے ظاہر ہوتی ہے جسے ہم بار بار کہتے رہے ہیں یعنی وہی زمیندارانہ
ذہنیت وہی فیوڈل مینٹالیٹی (Feudel Mentality) جب فیوڈل
کلاسز کا سوال آتا ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح سے روکا جا سکتا ہے اسکو موقع دیا

جاسکتا ہے لیکن جب غریبوں کا سوال آتا ہے تو آپ ایسے بل روک سکتے۔ سلسلے میں کہونگا کہ جب اس بل کو هاوس کے سامنے پیش کرنے میں جو عجلت کی ہے جب غریبوں کا سوال آتا ہے تو اس وقت انکا خیال نہیں کیا جاتا بلکہ عجلت کے ساتھ ٹیکس بل (Taxation Bill) لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سلسلے میں هاوس سے زور اپیل کرونگا کہ جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا کسانوں اور مزدوروں کے لیے ہر طرح کی سہولتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اسلیے میں آنریبل ممبرس سے اپیل کرونگا کہ منصب و رسوم کو ختم کیا جائے کیونکہ اس سے بھی ۳ لاکھ روپیہ کا ریونیو وصول کیا جا سکتا ہے لیکن بجائے اسکے ٹیکس سے کسانوں کو تکلیف دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سلسلے میں هاوس سے پرزور اپیل کرونگا کہ اس پر ٹھیک طریقہ سے غور کریں کیونکہ یہ ٹیکس کا مسئلہ ہے۔ بہتر ہے کہ کسانوں کو بجائے لفٹ (Lift) دینے کے ان پر اور بھی زیادہ بار پڑرہا ہے۔ اسلیے میں پھر ایک مرتبہ هاوس سے اپیل کرونگا کہ اس ٹیکس بل کو ملتوی کیا جائے تا کہ اس پر غور کرنے کے لیے کم سے کم نکسٹ سشن (Next Session) تک پوسٹ پون (Postpone) کیا جائے

శ్రీ కె. ఎల్. నరసింహారావు—(ఎల్లందు)

స్పీకరుగారూ,

ఇప్పుడు మన ముందు భూమి మీద అదనపు పన్ను వసూలు చేయుటకు ఒక బిల్లు పెట్టారు ... ప్రవేశపెట్టడానికి ముందు మన ఆనరబుల్ చీఫ్‌మినిష్టరు (Hon Chief Minister) గారు ... దురదృష్టవశాత్తు ఎందుకంటే చీఫ్‌మినిష్టరుగారు తమ ఉపన్యాసంలో ... రైతాంగానికి ఏమీ చేయలేదని చెప్పి బాధపడం జరుగుతోందని ఇదే ... (Session) హైదరాబాదు కౌలుదారీ చట్టము సవరించి రైతాంగానికి అనుకూలంగా ... ఒక బిల్లు అసెంబ్లీ చెప్పారు దానిని ప్రవేశపెట్టి ప్రజాభిప్రాయం తీసుకోవడానికి ... చేస్తామని వారు వాగ్దానము చేశారు గాని ఇవ్వాళ దాని కేంద రైతాంగానికి అన్యాయముగా రైతులు ... దానిని తేలుని చేయుటకు జరిగింది పైగా రైతాంగం మీద ఒక కొత్తపన్ను విధిస్తూ బిల్లును తెచ్చారు దీనిని పెట్టి పెట్టి ఒక కారణం చెప్పారు ... కాలాలలో రిసెటిల్‌మెంటు (Resettlement) కాలేదని అందుచే ... పెంచేదు ... మీద రూపాయకు 0 ‒0 లరే శిస్తు మీద రూపాయకి ... ఇచ్చిన ... పెంచలేకున్నామన్నారు దీనిని రైతులు ఆమోదించవలెనని చెప్తారు కాంట్రాక్టు మీద ... అధికారం ఇవ్వబడ్డది అని చెప్పుతున్నారు అయితే వారికి ప్రత్యేకంగా ఏవిధంగానైన ... సమస్యలతోనైనా అనుకోండి—హైదరాబాదు సంస్థానంలో ఆంధ్రమహాసభలో ... అరక్వారి గ్రేసుల్ కూడా ఉండేది అట్లాగే మహారాష్ట్ర పరిషత్ కర్ణాటక పరిషత్ ప్రాంతాలు ఎనిమిదేళ్లనుంచి ఇవి ఎదో వాగ్దానము చేసినదేమి?

తీర్మానంద్వారా ప్రభుత్వాన్ని కోరినదేమి? ఆ నాడు ప్రభుత్వం విధించిన పన్నులను మితిమీర్చినా వాటిని తగ్గించాలని కోరడం జరిగింది

మన పరిసర రాష్ట్రాలలో పన్నునుచూస్తే, మనరాష్ట్రంలోకన్నా ఆ భూభాగం మీద పన్ను తక్కువ వుంది నైజాం నిరంకుశ ప్రభుత్వంలో జాగీర్దార్లు, జమీందార్లు ప్రజల రక్తాన్ని పీల్చి పన్నులు వసూలుచేసి సిమెంటురోడ్ల (Cement Roads) మీద కార్లలో తిరగడానికి ప్రజాసామాన్యాన్ని దోచుకోవడం జరిగింది ఆ పన్నును ఒక ప్రక్క తగ్గించమని యుండగా దానిని ఈ బిల్లుద్వారా ఇంకా హెచ్చించుటకు ప్రయత్నం చేస్తున్నారు

౧౯౪౭ సంవత్సరంలో భారతదేశానికి స్వతంత్రం అనేది ఎప్పుడైతే వచ్చిందని చెప్పబడుతోందో ఆ తరువాత హైదరాబాదు నవాబుగారు కూడా "నేను స్వతంత్రుడిని భారతదేశంలో కలిసిపోవలసిన అవసరంలేదు ఆజాద్‌గా వుంటున్నాను" అని ప్రకటన చేయడం జరిగింది ప్రథమంలో స్టేటుకాంగ్రెసు ఉద్యమాన్ని తీసుకువచ్చినప్పుడు సత్యాగ్రహరూపంలో ఉన్నా కొంత కాలం తరువాత రైతాంగాన్ని ఆ ఉద్యమంలోకి లాగుటకు అనేక వాగ్దానాలు చేశారు అప్పుడు వారు చెప్పినదేమంటే, మన రాష్ట్రంలో భూమిపన్ను పరిసర రాష్ట్రాలలోకంటె హెచ్చుగా ఉన్నది కాబట్టి మీరు పన్నులు నిరాకరించండి, చెల్లించుట మానివేయండి అని, అంతేగాక పన్ను నిరాకరణోద్యమం ప్రారంభించబడువరకు పటేలు పట్వారీలు వసూలు చేసిన పన్నులు మా ఆఫీసులో ఇవ్వాలని కోరింది ఆ విధంగా ఆనాడు లక్షలాది రూపాయలు కాంగ్రెసుకు వచ్చాయి తరువాత ఏ రూపంలోనయితేనేమి, మిలటరీ ప్రభుత్వరూపములో గాని, ఆతరువాత అడ్వైజరీ (Advisory) ప్రభుత్వరూపంలో గాని కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం ఏర్పడింది

అయితే కాంగ్రెసు పోరాటం కాలములో ప్రజానీకానికి చేసిన వాగ్దానములేమైనా అమలు జరిపిందా అంటే ఏమీ జరుగలేదు వారు వెనుక చేసిన విమర్శనలు, వాగ్దానాల ననుసరించి శిస్తులు తగ్గించారా అంటే ఏమి తగ్గించడం జరుగ లేదు ప్రజలకు ఏమీ సౌకర్యాలు కల్పించక పోగా వారిని అనేక చిక్కులలో ఇరికించడం వారిని కష్టాలలో ముంచి తేల్చడం జరిగింది ఇది హైదరాబాదు చరిత్ర గమనించిన వారందరికీ తెలిసిన విషయం ఆ తరువాత మనవద్ద ప్రజాస్వామిక ఎన్నికలు జరిగినాయి ప్రజా ప్రభుత్వం అని చెప్పుకొనే ఒక ప్రభుత్వం ఏర్పడింది ఆ విధంగా ఇవాళ ఇక్కడ మనం సమావేశమైనాము అయితే, కాంగ్రెసు ఆనాడు చేసిన వాగ్దానాలను ఇప్పుడు మరచి పోవడానికి కారణం ఏమిటి? ప్రజలను మోసగించి వారి త్యాగాల ఫలితంగా ఈ నాయకులు తాము గద్దెనెక్కుటకు మాత్రమే ఆ రీతిగా వాగ్దానాలు చేశారు ఇప్పుడు నిజంగా వాళ్ళ కష్ట సుఖాలను గుర్తించి ఎన్నైతే వాగ్దానాలు చేశామో వాటిని నాయకులు దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి కాని అట్లు జరుగక పోవడం విచారకరం

ఆంధ్ర మహాసభా శిస్తులు ఎక్కువ ఉన్నాయి కాబట్టి తగ్గించమని కోరడం జరిగింది మనవద్ద పరిసర రాష్ట్రాలలో కన్నా ఎక్కువ పన్నులున్నాయని ఆంధ్ర మహాసభ, కాంగ్రెసు, మహారాష్ట్ర పరిషత్తు, కర్ణాటక పరిషత్తు, నాయకులు అంగీకరించారు ఇవ్వాళ్ళ కాంగ్రెసు స్వరూపములోనే అనుకోండి—ఈ సీట్లమీద కూర్చున్నవారు ఆ రోజులలో అనేక మంది దానిని

వారన్నారు గాని ముఖ్యంగా ఎవరైతే ఈ ఎంపాంవ సాగుచేస్తున్నారో ఆ ఉద్యమం లో పాల్గొన్నవారున్నారు ఈ స్థితిలో ఒక ప్రత్యేకంగా రైతాంగము మీద ఎక్కువ శిస్తు ప్రత్యేకంగా పెట్టకూడదు అని ఎన్ని రూపాయిలు ఆశా వేద న్నా టునారు గాని మ పాత వాగ్దానాల ననుసరించి తక్కువ శిస్తు ... ప్రాంతాల ... దానికి ... గాని ... ఎన్నుల వం గల నిరంకుశ ... ఆ నిరంకుశ ప్రభుత్వం నిర్ణయించిన ఎన్ను వసూలు ... దాని ... ఆ నిరంకుశ ప్రభుత్వం ఏర్పాటు చేసిన శిస్తులు ... ఉన్నవి కావున పెంచి వసూలు చేయబోతున్నామని ఈ వాట కాంగ్రెసు ... ఒయితే రైతాంగానికి ఏ వాగ్దానాలతే చేశారో ఆ వాగ్దానాల ... మోసంగించుటకు ఆ వాగ్దానాలు చేశారా అని నేను ప్రభుత్వ ... ప్రశ్నిస్తున్నాను ముఖ్యంగా రైతులు ఆర్థిక మాంద్యములో చిక్కుకొని ... కాము ... స్థితిలో ఉన్నారు అటువంటి వారిమీద ఈ ఎన్నుల భారాన్ని ... వాళ్ళు ఈ ... గా భృంగదనేకన్నా ఇటువంటి బిల్లును ఉపసంహరించుకోవడం బాగ టుండని నే కోరుతున్నా

Shri Sharan Gowda Sir I beg to move that L A Bill No 21 of 1952 moved by the hon Chief Minister be referred to a Select Committee

مسٹر اسپیکر کیا آپ امنڈمنٹ موو کر رہے ہیں ؟ مدسٹ کا بھی موقع نہیں ایا

I did not hear

Shri V D Deshpande As per provision in the Rules he is moving a motion for referring the Bill to a Select Committee

سری شرن گوڑہ ارٹیکل ۸۶ سب کلاز (۲) کے تحت میں سلکٹ کمیٹی کو ریفر کرنے کیلئے موشن موو کر رہا ہوں

Mr Speaker That can come up in the Second Reading

شری سری نواس راؤ رام راؤ اکھیلکر مسٹر اسپیکر سر یک چھوٹے سے ٹیکس (Taxation) کی بہت ہمیشہ دعا کر انورنس سمجھتے ہیں ہوں کی بنا پر لگتی ہیں جہاں تک میں نے ... ان بنا پر میں ہوں ... اور دلائل ... آنریبل ممبر آپ دی انورنس جانتے ہیں کہ خصوصا جنگ کے دوران میں ٹیکس کی ... رکھی بعض اشیا کی قیمت ... گئی ... جاتے ... ایسا

کی میں ر ہے کی وجہ سے کسانوں کو بہت سب ملا ہے ل سمرس ں دی نورس نہ بھی میں کہیے کہ ٹیکس رھانا بھی نہ جائے لکہ یہ کہیے ہیں کہ ندوبست ہونا چاہیے کیونکہ سیا ہے ہیں ندوبست کے ٹیکنیکل سٹاف کی کمی بھی ہیں ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گر ب ہند یا ڈسٹرکٹس و ب ملاحظہ رمائے تو معلوم ہوتا کہ سلمنٹ میں کسی نا رسان کام کر رہی ہیں ور ب کو یہ بھی علوم ہو کہ ن کے پاس سٹاف کم ہے ۔ کی وجہ سے ندوبست کا کام ح ک نہ ہو سکا گر سٹاف کافی ہوتا و یہ کام بہت جلد ہوسکتا تھا یہ سا کہ کل کہا گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپکو معلوم ہونا چاہیے

سری وی ڈی دیسائی ب کے کیا معنے ؟

سری سری نو اس راؤ رام راؤ اکھیلکر سپیکر سر یں یہ عرض کررہا تھا کہ جن دوستوں نے اپوزیشن کی جانب سے تقاریر کیں ہیں انہوں نے کہا کہ سلمنٹ کا جو ٹیکنیکل اسٹاف ہے اس میں کمی نہیں ہے لیکن میں کہونگا کہ اگر جندر داد ڈ سٹر سیں رپورٹ یں سلمنٹ ڈپارٹمنٹ کے کام کو دیکھیے کی تکلیف گوارا کیجائے تو معلوم ہوا کہ جاگیرات کے انضمام کے بعد سے وہاں کے دیہاتوں کا سلمنٹ کیا جارہا ہے کیونکہ اس رقبہ کا بہت بڑا حصہ ان سیٹلڈ (Unsettled) تھا ہم ہی لوگوں نے جاگیرات کے علاقہ کا بندوبست کرنے کیلئے کہا تھا اور اب س ر اعتراض کیا جارہا ہے رپورٹ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کام کی ابھی تکمیل بھی نہیں ہوئی ہے س لحاظ سے اسٹاف کی جو کمی محسوس کیجارہی ہے وہ جاگیری علاقہ کے آنے کی وجہ سے محسوس کی جارہی ہے

دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اس حکومت نے ٹیکس بڑھانے کا ہی کام کیا ہے میں یہ بتلادینا چاہتا ہوں کہ ایک ا ہ اور دو نے ٹیکس میں بڑھائے گیے ہیں لیکن بعض معاملات میں حکومت کی طرف سے علی الحساب ہ ر جار نے معاف بھی د گئی ہے اسلیے میں کہونگا کہ جس طرح سکریس کی طرف اقدام کیا گیا ہے اسطرح معافی کی طرف بھی دو سال پہلے ہی سے اقدام کیا گیا ہے میرے دوستوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں اور ان دونوں پہلوؤں پر ہمیں غور کرنا چاہیے

مسٹر اسپیکر اب چار بجے ہیں ہم ساڑھے چار بجے تک ملتوی ہوتے ہیں

(The House then adjourned for recess till Half Past Four of the Clock)

The House re assembled after Recess at forty Minutes Past Four of the Clock

[*Mr Speaker* in the Chair]

Mr Speaker Shri Shrinivasrao Ekhelikar

شری سری واس راؤ اکھیلکر مسٹر اسپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

شری سرن گوڑہ پائنٹ آف آرڈر سر (Po nt of order Sir) میں آپکی توجہ سکشن ۸۶ کے کلاز (۲) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں

Rule 86 (2)

Any member may make a mot on as aforesaid by way of amendment

So I want to move a motion in the form of an amendment that the Bill be referred to a Select Committee

مسٹر اسپیکر سکشن (۸۶) کا مطلب یہ ہی ہے کہ

after a Bill has been read for the first time

لیکن ابھی ہماری فرسٹ ریڈنگ ختم نہیں ہوئی ابھی ہاوس نے اسکی منظوری نہیں دیکی وہ ختم ہوجائے تو اسکے بعد امنڈمنٹ کا اسٹیج آئیگا

شری اودھو راؤ پاٹل مسٹر اسپیکر میرا یہ کہنا ہے کہ

مسٹر اسپیکر میں نے بھی وضاحت ختم نہیں کی فرسٹ ریڈنگ ابھی ختم نہیں ہوئی صرف منسٹر صاحب نے اپنے طور پر پرنسپل کی وضاحت کی ہے

It has been introduced and also the motion for the first reading has been adopted After the consent of the House has been given for the second reading then these amendments are moved

شری وی ڈی دیشپانڈے سکشن (۸۶) میں یہ کہا گیا ہے کہ

the member in charge may make one of the following motions in regard to the Bill namely —

(a) that it be read a second time that is before reading a second time the select committee stage comes

It need not be moved for a second reading before this motion can come

Mr Speaker After the first reading is over then it says

that it be read a second time or
that it be referred to a Select Committee or

that it be circulated for the purpose of eleciting public opinion thereon

(2) Any member may make a mot on as aforesaid by way of amendment

Shri Srinivasrao may continue

شری سری نواس راؤ کھیلکر: مسٹر سپیکر سر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ
حکومت جب ضرورت محسوس کرتی ہے اسوقت رعایا کو رعایت بھی دیتی ہے اور جب
کبھی حالات کا تقاضا ہوتا ہے اور کسانوں کو سہولت حاصل ہوتی ہے تب ان پر ٹیکس
بھی لگایا جاتا ہے مثلاً دو سال پہلے حکومت نے اگری رعایا کو ہم آنہ کی معافی دی
ہے اب جب کہ ریونیو ہوکر ایک زمانہ گزر گیا حالات بدل گئے قیمتیں بدل گئیں
پہلے جو جنس ۸ روپیہ میں ملتی تھی اب وہ ہم روپیہ میں ملتی ہے اور جب کہ ٹیکس کل صاف
دیگر زمینات میں کھیتی ہوتی ہے تو ان امور کے پیش نظر ٹیکس میں جب اضافہ کیا جاتا
ہے تو کونسی غیر معمولی ناانصافی ہوتی ہے؟ اس دوران میں کسانوں کو ریلیف (Relief)
بھی ملی ہے اگر حکومت کا مقصد صرف ٹیکس عائد کرنا ہی ہوتا تو
دوسرے کے دوسرے ۹۸ تعلقوں میں اسی طریقہ سے ٹیکس عائد کیا جاتا مگر حکومت
نے ایسا نہیں کیا بلکہ جہاں بندوبست نہیں ہو اور جہاں مالگزاری ڈیو (Due)
ہے وہاں اس طریقہ سے ٹیکس عائد کیا جارہا ہے جہاں آمدنی میں ۲۰ فیصد اضافہ ہوا
ہے وہاں ایک آنہ یا دو آنہ کے حساب سے ٹیکس میں اضافہ کیا جارہا ہے جو اوس آمدنی
کے مقابلہ میں بہت کم ہے اور اسمیں کسی قسم کی کوئی ناانصافی نہیں ہورہی ہے یہ
کہنا کہ حکومت اس طرح کے بل لاتی ہے اور دوسرے قسم کے بل نہیں لاتی صحیح نہیں
ہے کل ہی اس کے ساتھ ساتھ رسوم کی موقوفی کا بل بھی ڈسکشن کے لیے لایا جا رہا ہے
ایسی صورت میں یہ کہنا کہ گورنمنٹ صرف ٹیکس کے ہی بل لاتی ہے اور دوسرے بل
نہیں لاتی صحیح نہیں ہے جہاں کہیں مخصوص کسانوں کا نام آتا ہے کہا جاتا ہے کہ اسپر
کوئی ٹیکس نہیں ہونا چاہیے جو ٹیکس کے احساس کی بناء پر رکھی ہو جو اسمیں
اضافہ ہوا ہو جو بازار کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہو لیکن کہا جاتا ہے کہ اسپر ٹیکس نہیں
بڑھانا چاہیے ان صاحب میں ایسے دلائل بھی پیش نہیں کیے گئے جن سے معلوم ہوسکے
کہ جو ٹیکس اضافہ کیا جارہا ہے وہ کیوں کر ناانصافی رہی ہے ثبوت یہ اگری زمینات
دیوانی میں شامل ہوجانے کی وجہ سے سارا اسٹاف وہاں کھپا ہوا ہے ایڈمنسٹریشن رپورٹ
سنہ ۱۹۵۰ء میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اس کے
پیش نظر اگر ٹیکس جو عائد کیا جارہا ہے وہ کوئی وجہ نا کسانوں کے حق میں ناانصافی
نہیں ہے

شری مہراج سکورنگی: مسٹر اسپیکر سر اس سلسلہ میں جو تقاریر ہوئی ہیں ان
سے اہم غور سے سنا ان میں قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں پہلا اعتراض یہ کیا گیا

ہے کہ غور کرنے کے لیے زیادہ وقت نہیں دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عذر اس لیے صحیح نہیں ہے کہ جو ترمیم ابھی ابھی کی گئی ہیں وہ کافی غور و خوض کے بعد کی گئی ہیں۔ دوسرا عذر یہ کیا گیا ہے کہ زمینوں کے لیے بندوبست کے عمل کے نہ ہونے کا جو عذر کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک زمین پر ۲ یہ ٹیکس جو عائد کیا جا رہا ہے یہ کیا جائے اور زمین کا بندوبست کیا جائے اور زمینوں کے بعد مالگزاری وہی عائد کی جائے جو بطور ٹیکس عائد کیا گیا ہے تو ان دونوں صورتوں میں فرق کیا ہوسکتا ہے؟ یہ کہنا کہ بندوبست کے بعد جو محاصل عائد کیے جائیں نہیں قبول کرسکیں گے اور اس وقت جو ٹیکس لگایا جا رہا ہے وہ ظلم ہو رہا ہے تو یہ کوئی ٹھیک بات نہ ہوگی۔

تیسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ اس ٹیکس سے کسانوں پر ظلم ہوگا جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ سوال بندوبست نہیں ہوتا۔ اس وقت ہمارے سامنے جو بل ہے اس کا پوری ریاست سے تعلق نہیں بلکہ یہ صرف اون علاقوں سے متعلق ہے جنکا زمین ہو کر ۳ سال ہو چکے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ زمین ٹیکس کیوں نہیں ہو تو اسکے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ زمین پوری ریاست میں ایک ساتھ ہو جائے یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے۔ بہت سے علاقے ہیں جہاں زمین نہیں ہوئی ان میں وہی شرح مقرر کردی گئی ہے۔ یہ علاقے ہیں کہ ان میں زمین نہیں ہوسکا ۲ نئے حساب پر اور اس ۱ یہ ری پر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یہ پوچھا جاتا ہے کہ اگر جہاں داران بندوبست زمین کے بعد وہی دوبارہ مقرر کریں جو پہلے ادا کیا جاتا تھا تو کیا یہ زائد وصول شدہ ٹیکس واپس کردیا جائیگا؟ میں اس بحث میں کوئی خوبی نہیں پاتا۔ یہ ایک ایسی جذباتی چیز ہے جو آنریبل ممبر کی جانب سے کہی جا سکتی ہے اور میں یہ کہوں گا کہ انکو ایسا کہنے کا حق بھی حاصل ہے۔

میں عرض کروں گا کہ آجکل کسانوں کی حالت ایسی خراب نہیں ہے جیسے کہ بعض آنریبل ممبرس نے بیان کی ہے۔ وہ اس قابل ہیں کہ جو معمولی سا اضافہ کیا جا رہا ہے اسکو آسانی کے ساتھ برداشت کرلیں۔ اسکے ساتھ ساتھ میں دل میں ایک دوسرا پہلو بھی ہے وہ یہ کہ جو جاگیری علاقے اس کے تحت آسکیں انکا بھی زمین کیا جائیگا۔ ان جاگیری علاقوں میں بمقابلہ علاقہ خالصہ کے بہت زیادہ زر مالگزاری لیا جاتا ہے تھا لیکن جب جاگیری علاقوں کا زمین کیا جائیگا ان پر اسی شرح سے محصول عائد ہوگا جو خالصہ کے علاقوں میں ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ علاقے جو محاصل ادا کررہے ہیں اس سے بھی زیادہ کم انہیں ادا کرنا پڑے۔ اسلیے جاگیری علاقوں کے کاشتکاروں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا کیونکہ خالصہ کے جملے قواعد کے مطابق انکے مروجہ مقرر کیے جاسکیں گے اور اسکے لحاظ سے یہ عام اضافہ ٹیکس جو تجویز کیا گیا ہے عائد کیا جائیگا۔ اگر ان امور کو ملحوظ رکھا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل کی جانب سے ایک جو ترمیم کی گئی ہیں انکی بحث گوارا کی جائے اور حکومت پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں انکی نوبت نہ آئی

ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی جو پیش کیا گیا ہے تائید کرتا ہوں

شری وسنگ راؤ مسٹر سپیکر جب یہ بل پیش ہوا تو یہ خیال ہو رہا تھا کہ یہ بل جھگڑے کا باعث نہیں ہوگا لیکن ہمارے دوستوں کی تقریروں کے سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے سوالات اٹھائے ہیں جو اپوزیشن کی طرف سے اور کچھ نہیں کہے جاسکتے تو اس سے زیادہ نہیں کوئی ثبوت نہیں دکھاسکتی ہیں میں جانتا ہوں کہ اپوزیشن کا فرض ہے کہ وہ اپوز (Oppose) کرے اپوزیشن پارلیمنٹری حکومت میں داخل ہے لیکن گورنمنٹ کی ہر پالیسی کو اپوزیشن اپنا (Offensive) سمجھتی ہے اور ڈیفنس (Defence) ضروری سمجھتی ہے جس طرح گورنمنٹ ریسپانسبل (Responsible) ہوتی ہے ویسے ہی اپوزیشن بھی ریسپانسبل ہوتی ہے کیونکہ کسی وجہ سے حکومت حکومت چلانے کے قابل نہ رہے اگر وہ حکومت نہ چلائے تو حکومت چلانے کی ذمہ داری اپوزیشن پر عائد ہوتی ہے اسلئے اپوزیشن کو ریسپانسبل ہونا چاہیے اور وہ اس قابل ہونا چاہیے کہ اگر گورنمنٹ حکومت نہ چلاسکے تو حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے سکے اس لحاظ سے اپوزیشن بہت ذمہ دار ہو اتنا عرض کرتے ہوئے میں اصلی مقصد کی طرف آتا ہوں کہا گیا کہ اس بل کو انکم ٹیکس بیسس پر آنا چاہیے یہ ضرور ایک علاحدہ مسئلہ ہو سکتا ہے لیکن لینڈ ریوینیو پر غور کرنا ایک جنرل مسئلہ ہے یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ نہ معلوم کس زمانہ قدیم سے زمین پر ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے ارتھ شاستر (अथ शास्त्र) میں لکھا ہے کہ زمین کی آمدنی کا ( ) حصہ راجہ کو لینا چاہیے یہ امر نہ صرف راجاؤں اور بادشاہوں کے زمانے میں مسلمہ رہا ہے بلکہ انگریزوں کے زمانے میں بھی رہا ہے تو سسٹم جو رہا نہ معلوم ہے چندر گپت اور اسوک کے زمانے سے چلا آرہا ہے اسکو بدل دیا جانا مشکل ہے

ٹیکس جو عائد کیا جاتا ہے وہ کسانوں پر عائد نہیں کیا جاتا بلکہ زمین پر عائد کیا جاتا ہے ہمارے پاس حیدرآباد اسٹیٹ میں رعیت واری سسٹم ہے یہی یہاں کا سٹلمنٹ سسٹم (Settlement System) ہے ہر تیس سال کے بعد دورہ کیا جاتا کر اگر گورنمنٹ دھارا بڑھائے تو یہ درست سمجھا جاتا ہے یہ حکومت کے بنیادی رائٹس (Fundamental Rights) ہیں کہ وہ دھارہ جات میں اضافہ کرے اراضی پر کاشت کے حالات کو دیکھتے ہوئے ٦٦ فیصد سے فیصد تک دھارا بڑھایا جاسکتا ہے یہ تصور صحیح نہیں ہے کہ کسان یا کاشتکار پر ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے ٹیکس تو زمین پر عائد کیا جاتا ہے لہذا اس کے لیے بعض چیزیں دیکھی جاسکتی ہیں وہ یہ کہ ریلوے اسٹیشن اور مارکٹ قریب ہیں یا نہیں زمین کی

حالت دیکھی جا سکتی کہ وہ کس قسم کی ہے اسی طرح اور موسمی حالات وغیرہ کا
بانوں کا لحاظ کرتے ہوئے محاصل عاید کئے جاتے ہیں

اب ان خاص تعلقوں کی حد تک جو کہ مقرر کیا گیا ہے اضافہ کرنا مقصود ہے ان
تعلقوں کے ریساب کا دھارہ ۳۰ سال سے نہیں بڑھایا گیا ہے کیونکہ بعض تعلقوں میں
کونسے سنہ میں سٹلمنٹ ہے روبرو لایا گیا ہے سٹلمنٹ ایر بک (Settlement year Book)
میں بتایا گیا ہے جیسا کہ آنریبل جنٹ منسٹر نے خود کہا ہے ان تعلقوں
کی مدت مقررہ یعنی تیس برس کو گزر کر بعض صورتوں میں پانچ دس برس زیادہ بھی
ہوچکے ہیں چنانچہ سنہ ۱۹۰۲ ہے سنہ ۱۹۲ تا ۱۹۲۵ میں سٹلمنٹ کا روبرو ہوا تھا
اوس وقت کے حالات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس وقت قیمتیں کیا تھیں اور اب کیا
ہیں اسٹیٹ کو دھارہ بڑھانے کا اسی صورت میں اختیار ہے جب کہ کاشتکار
اپنی محنت کی وجہ سے زیادہ روپیہ کما رہا ہے اسٹیٹ کو اس حال کے مطابق اب کسان
کو روپیہ زیادہ مل رہا ہے دھارہ بڑھانے کا اختیار نہیں ہے البتہ اگر زمین کا ویلیویشن
(Valuation) مارکٹ کی قربت یا ریلوے لائن کی قربت کی
وجہ سے بڑھگیا ہے تو وہ دھارہ بڑھا سکتی ہے اس لحاظ سے اسٹیٹ کو اختیار ہے کہ
وہ اپنا حصہ بڑھائے اس اختیار کو استعمال کرنے کے لئے اگر سٹلمنٹ روبرو کیا جائے
تو اس کے لئے وقت اور اسباب کی ضرورت ہے ہر تعلقہ میں روبرو کرنے کے لئے دو تین
برس درکار ہوںگے ۔ گورنمنٹ کے پاس روبرو کے لئے کافی آرگنائزیشن نہیں ہیں اس کے لئے
اخراجات بھی زیادہ ہونگے ایسے صورت میں سوچ کی گئی ہے کہ اس طرح کا ٹیکس عاید
کیا جائے گورنمنٹ کی اس تجویز کا خیر مقدم کرنا چاہیئے تری سٹلمنٹ کے لئے جو دس
ہیں گورنمنٹ کو اس کام کے لئے کئی پارٹیوں کی ضرورت ہوگی ممکن ہے اس کام
کے لئے ڈیڑھ دو لکھ بیس برس کا بھی وقت لگ جائے ان اسٹاف اور پارٹیوں کے لئے
ظاہر ہے کہ اخراجات میں اضافہ ہوگا اس کے بس علاوہ گورنمنٹ تری کے لئے فی روپیہ
ایک آنہ اور جنگی کے لئے دو آنے اضافہ کرنا چاہتی ہے یعنی اگر تری زمین کا دھارہ
اوسطاً دس روپے ہو تو اب دس روپے دس آنے دینے پڑینگے میں یہ کہونگا کہ جس
وقت یہ دس روپیہ دھارہ قائم ہوا ہے اس وقت دھان کی قیمت (۵) روپیہ کھنڈی تھی۔
آج اسکی کنٹرول قیمت (۱۰) روپیہ ہے اس اعتبار سے اگر ہم دیکھیں تو معلوم ہوگا
کہ گورنمنٹ دس روپے پر جو دس آنے بڑھانا چاہتی ہے وہ پیداوار کی قیمت کے لحاظ
سے کوئی زیادہ نہیں جنگی اراضیات پر دو آنے فی روپیہ اضافہ کی تجویز ہے تری سٹلمنٹ
میں سرکار ۲۵ فیصد تک اضافہ کرسکے گی چاہے وہ تعلقہ اندول ہو یا محبوب آباد ۔
کلم ہو یا کہل ہر تعلقہ پر ۲۵ فیصد گورنمنٹ اضافہ حاصل کرسکے گی ۔ اس وقت عارضی
طور پر جنگی زمینات پر ۱/۲ ۲ فیصد اور تری زمینات پر ۶ فیصد گورنمنٹ ٹیکس بڑھانا
چاہتی ہے اسلئے لوگوں (Ability to Pay) کا سوال ہی نہیں اٹھتا کہ

ہائی پرائسز (High Prices) کی وجہ سے کاشتکار اس بار کو برداشت
کر سکتا ہے ... مجھے یہ کہنا ہے کہ کانگریسی ممبروں نے اس زمانہ
میں وعدہ کیا تھا کہ وہ تمام ٹیکس معاف کر سکیں گے جو کہ ... اور ناولی دھاروں کے
خلاف کانگریس نے اجیٹیشن (Agitation) کیا تھا کانگریس نے زر
ناولی دھاروں کو جتنی دھاروں میں بدلا ہے معاملات ہوئے ہیں اور بھی کئی چیزیں
ہوئیں ... کو سیدھی ... کر کے حھاروں پر چھوڑ دیے گئے اسی طرح کانگریس
کرتا ہے ... دھرا ... کی ... کی ہوں کی انکوں کو ... ہے ہیں کہ
کانگریس کہتی ہے صرف وہی ہو کہ جس سے ویلفیر (Welfare) کے لیے
... دیکھیں ... سچوئیشن میں ... کرانا چاہتے ہیں روڈس اور ٹیکس ... چاہیے
ہیں سکے ویز اینڈ مینس (Ways and Means) کے لیے ظاہر ہے کہ
ٹیکس کا سوال ... ہے ... کہتے ہیں کہ ... کنزیومر
(Consumer) پر ہوتا ہے یا پروڈیوسر (Producer)
پر آتا ہے اگر کنزیومر پر بھی ٹیکس لگایا جائے اور پروڈیوسر پر بھی لگایا جائے
کس پر لگایا جائے؟ دنیا میں یہ دو ہی تو حصے ہیں کنزیومر اور پروڈیوسر دونوں
ٹیکس ہو تو ... کس پر ہو یہ غور طلب ہے اگر ... کو دیکھیں تو
اس لحاظ سے بھی یہ ... ہے ... کے لحاظ سے بھی صحیح ہے ...
ہے ... کی ... کے لحاظ سے بھی ضروری ہے گورنمنٹ کے پاس ہیں
برعکس ہیں جس کے لیے ٹیکس (Income) کی ضرورت ہے ان
ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس عائد کرنا ضروری ہے ان تمام امور کے مد نظر یہ
جو تجویز لائی گئی ہے وہ جسٹی فائبل (Justifiable) ہے

శ్రీ T వెంకయ్య—(మధిర)

స్పీకర్ సర్

ప్రభుత్వం బందోబస్తు కోసం ఇప్పుడు ఉన్న శిస్తును ఇంకా అధికంగా పెంచాలని చెప్పి ఇప్పుడు ప్రవేశపెట్టిన బిలును నేను పూర్తిగా వ్యతిరేకిస్తున్నాను కారణం ఏమంటే ఇప్పుడు మన రాష్ట్రంలో ఉన్న శిస్తును మద్రాసు రాష్ట్రంలో పోల్చి చూస్తే ఎన్నో రెట్లు అధికంగా ఉన్నట్లు తెలుస్తుంది తరి భూములు మద్రాసు రాష్ట్రంలో ఎన్నైతే సాగవుతున్నాయో వాటిమీద ఎకరం ౧ కి రు ౭ మొదలు రు ౧౦ వరకు శిస్తు ఉంది అయితే నీటి తీరువ పెట్టి తీరువ కలిపి ఉంది ఒడే ఈ స్టేటు ఎరిపాద్యు ప్రాంతములో మాగాణి భూమికి ఎకరానికి రు ౧౦ మొదలు ౨౫ రు వరకు శిస్తు ఉంది ఇందులో మెరక శిస్తు ఎల్లను శిస్తు అనే విచక్షణ లేకుండా ఎంతో కాలం నుంచి వసూలు చేస్తున్నారు దీనిలో నుంచి తగ్గించిందేమీ లేదు ఆ శిస్తు అలాగే ఉంది ఇంత శిస్తుమీద ఇంకా శిస్తు పెరగలేదని అన్నింటికీ ధరలు పెరిగినవి రైతు ఎందుకూడా పెంచవద్దే అంటున్నారు అది కేవలం పొరపాటు రైతుకు ఎంతవరకు పెరిగింది పెరగనిది తెలుసుకోవాలంటే రైతుల స్థితి ఈనాడు ఎలా ఉన్నది గ్రామాలలోకి వెళ్ళితే తెలుస్తుంది

ఎక్కడైనా జాగీర్దారులు ఒహిందారుల ఎందరి పెరిగిందేమో గాని మామూలు రైతాంగం స్థితి చాలా హీనంగా ఉంది ధాన్యం ధర పెరిగిన మాట నిజమే దానితోపాటు రైతుకు కావలసిన నిత్యావసర వస్తువుల ధర అనేక రెట్లు పెరిగింది రైతుకు కావలసిన అవసర వస్తువులు ఎరీక రాలు, పెరిగిన ధరకు బ్లాకు మార్కెట్టులో (Black Market) కొంటున్న ప్రభుత్వం రైతులవద్ద ౧౨ ౨ ౬ ధరకు ధాన్యం తీసుకొంటోంది ఆ ప్రకారం కంట్రోలు ధరలకు రైతుకు కావలసిన ఎరువులను (Supply) సప్లయి చేయగలిగితే ఒప్పదది సంతోషము లేదా కాకుండా రైతులకు కావలసిన నిత్య జీవిత అవసర వస్తువులు సప్లయి చేయలేక పోవుట వలన రైతులు బ్లాక్ మార్కెట్టులో కాని నిస్పృహ చెందుచున్నారు రజాకార్ల టైమునుంచి రైతులు భృంగి కృషించి పోతున్నారు రజాకార్ల టైములో (Time) గ్రామాలకు గ్రామాలే తగలబెట్ట బడినాయి అనేక గ్రామాలను కొల్లగొట్టారు ఆ తర్వాత నుంచి రైతులు నేటివరకు నిస్సహాయ స్థితిలో ఉన్నారు కోలుకోనలేక పోతున్నారు ఈ స్థితిలో బందోబస్తు చేయవలసిన గ్రామాల్లో శిస్తులు పెంచాలని అంటున్నారు ఎక్కువ శిస్తులు ఉన్న వాటిని తగ్గించడానికి ఆలోచిస్తున్నారా అని అడుగుతున్నాను ఈనాడు అగ్రహారాలు బంజర్లు జాగీరులున్నాయి అక్కడ భూముల స్థితి ఎవ్వరికీ గాని రైతులకు గాని తెలియదు ఈ చేనుకు ఇంత శిస్తు అని లెక్క వేసి గోళ్ళు ఊడగొట్టి వసూలు చేస్తున్నారు అలాంటి ఎక్కువ శిస్తు వసూలు చేయకుండా సక్రమంగా అయుకట్టు నిర్ణయించిన తరువాత శిస్తును వసూలు చేయాలని స్టే ఆర్డర్ (Stay Order) ఇచ్చి ఆ ప్రాంతాల్లో శిస్తును ఎందుకు ఆపు చేయరు? అనేక మంది జాగీర్దార్ల పాకిస్తానుకు పారిపోయారు వారు మధిర తాలూకాలో ఎకరానికి ౫, ౬ రూ దాకా పెట్టి శిస్తు వసూలు చేశారు వాటిని తరువాత మన ప్రభుత్వం స్వాధీనం చేసుకొని ఆ విధంగానే శిస్తులు వసూలు చేస్తున్నారు మన ప్రభుత్వం కూడా—ఆ జాగీర్దార్ల వసూలు చేసిన శిస్తునే ఇప్పు మామకాని వసూలు చేస్తున్నారంటే, వాటిని గురించి ఏమి సమాధానం చెబుతారు? అవన్నీ ఈ బందోబస్తుకు వసూలు చేస్తున్నారా? ఎక్కడో కొన్ని తాలూకాలలో తక్కువ శిస్తు ఉన్నదని చెప్పి రైతు స్థితి బాగుపడిందని ఎక్కువ శిస్తు వసూలు చేయాలంటున్నారు గాని నిత్య అవసర వస్తువులకు ధరలు కూడా పెరిగాయి కాబట్టి ఎక్కువ శిస్తు వసూలు చేయడం పొరపాటు రైతులు ఇప్పుడు ఎక్కువ శిస్తును ఇచ్చుకొనే స్థితిలో లేరు

కాబట్టి బందోబస్తు జరిగినప్పుడంతా శిస్తులు పెరుగుట అనేది చూస్తున్నాము గాని, బందోబస్తు వల్ల శిస్తులు తగ్గినవి అన్నమాట ఎన్నడూ లేదు ఈ బందోబస్తు గురించి శిస్తులు పెంచడం సరియయిన పద్ధతి కాదు శిస్తులు సరిహద్దు ప్రాంతంలో ఉన్న వాటికి అనుగుణ్యంగా తగ్గించినట్లయితే ఈనాడు ప్రజా ప్రభుత్వం వచ్చి ప్రజలను ఉద్ధరించింది అని అనుకునే అవకాశం ఇచ్చిన వారగుతారు జేసీ పూర్వకాలం జాట్లు పన్నులు వేశారు, ఆ పన్నులు వేశారు, ఈ పన్నులు వేశారూ అనేది తప్పనకం చేస్తున్నారనేది ఈ ప్రజా ప్రభుత్వం తెలుసుకోవాలి

شری عبد الرحمن - مسٹر اسپیکر سر - مجھے حیرت ہوئی کہ کس طرح یہ بل ایوان میں لانے کا خیال کیا گیا - جب کہ ابھی سے کانگریس نے حال ہی میں جنرل الکشن

س سا سان سای دو ون کی حو ی رکھی ھی اس ون کی حوری سے کسانوں
سو طہ ں لا گ ھا کہ اب ہم ری مسکلات و دس دور ھوجا ئیگی ہمیں سہولیں
ہم سہ حاں حا ئگی ہم سے لیے خوشحال زندگی کی کوشش کی جا ئیگی لیکن مجھے
یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ان ہی کسانوں کے لئے اور ان ہی کے ووٹوں سے
حکومت ہے کے بعد ان ہی سے اس طرح کھلی دشمنی کیجا رہی ہے میں اسکو دشمنی
کسوں نہ وگا ی معمولی کہرنے سے حکومت بنا کر ایسے بل پیش کرکے ہیں
ہیں و یہ سے ہیں میں خود کانگریس کا منشور (Manifest) ون
کے سامنے لیڈر حکومتی جماعت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم نے کیا ان میں عوام
سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم طرح تمہاری مالگزاری میں اضافہ کرکے تم کو برباد کیا
جائیگا کیا کے یہ وعدے تھے کہ نئی دنوں میں اسطرح مزید اضافہ کیا جائیگا ؟
میں پرائیویٹ ممبر سے جو یہاں سے مال کے بھی ممبر ہیں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ
کیا آپ کے پاس کسانوں کے متعلق سے ہزاروں مقامی کی کارروائی نہیں ہیں ؟ کیا آپ ہی
کے علم سے ہر روز کسانوں کی جائداد ضبط اور قرق نہیں ہوتی ہیں ؟ کیا اس کے
باوجود بھی مزید ٹیکس ادا کرنے کیلئے آباد ہوگئے ؟ اگر ان سب کا جواب نفی میں
ہے تو یہ ٹیکس کا یہ بل کسطرح حق بجانب ہوگا ؟ اس بل کو پاس کرکے آپ ان کو
مزید مصائب میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں ہم نظام کے مخالف ہیں وہ نظام جس کا وجود
بھی ہم دیکھنا نہیں چاہتے اس نے اپنی سلور جوبلی کے موقع پر کسانوں سے جسقدر بقائے
سنہ ۴۷ ف تک وصول طلب تھے معاف کردئے یہ اس جاگیری دور کا واقعہ ہے
اس جاگیردار اعلحضرت کا واقعہ ہے جسکی ہم سب مخالفت کرتے ہیں وہ شخص جسے
آپ اور ہم پسند نہیں کرتے ان میں یہ جذبہ تھا کہ انہوں نے سنہ ۴۷ ف
تک جسقدر بھی بقائے تھے اپنی سلور جوبلی کی خوشی میں معاف کردئے

مگر افسوس ہے کہ آج عوامی حکومت کا دعوی کرنے والے بجائے اسکے کہ عوام
کی خوشحالی کے سامان مہیا کریں انکو تباہ کرنے کیلئے ٹیکس کے بل پیش کئے جاتے
ہیں اور پوری قوت کے ساتھ انکی تائید کیجاتی ہے مخالفت کرنے والے معزز ممبران نے ایک
کوئی ٹھوس بات نہیں بتائی ... سائد وہ سکند با بھرڈ زندگی کے وقت بتائیں لیکن
محض تائید کرنا ہے اسلئے تائید کررہے ہیں جاگیری موضعات کو جسکا کہ بندوبست
نہیں کیا گیا نہیں سسے رکھا گیا ہے اب تک تو جاگیری اور خالصہ کی رسمات کا جو
رر مالگزاری تھا اس سے کئی گنا زیادہ مالگزاری وصول کیجاتی تھی یہ انکی خوش قسمتی
تھی کہ جاگیردار یہ نظام ختم ہوا لیکن ابھی وہ اس سے سنبھل بھی نہ سکے تھے
کہ ہماری عوامی حکومت ان پر ٹیکس کا بوجھ ڈال رہی ہے انتخاب سے جو حلقوں کے الکس
ہونے والے ہیں اسلئے کم ازکم الکشن کے بعد اب اس بل کو لاتیں ورنہ اب وہاں کے
عوام سے یہ کہدیں کہ ہم آپ پر یہ ٹیکس عائد کرنے والے ہیں اور ان ہی بلس کو

آب ما دموما ں حے و سکے و و گرب و حوں سں ں حب
حاس ىو ىں سمجھوكا ه ل ب ھی فال حىر ے و كەں ہی ں ل كی
عامب بہں ک گا ه ک ں دو ىں ے صرف دوڈھای م ے ے ساے حد کے
وسطے س ل كوحب ک ے و س حے كىوكە س ل ه بالحصوص ں ع ب
ىساىوں ىرىا ے كی كە ۹ حد عدد ے

श्री शिवाजी मुक्ताजी पानसबळ (माजलगाव) —अध्यक्ष महाराज सर्वात मालेली वाढ भरून काढण्यासाठा कर बसविणे योग्य आहे यासद्दल माझा विरोध नाही सत त झालेली वाढ भरून काढण्यासाठी मार्ग आहेत पण या मार्गाचा योग्यतेच्या दृष्टीन विचार होणे जरूरी आहे या दृष्टीन सर्वात झालेली वाढ कोणत्या कारणान झाली आहे याचा विचार केला तर अनावश्यक बाबावर जो अयोग्य प्रकारे खर्च होत आहे तो कमी करून यणारी तूट आपल्याला भरून काढता यईल या उपायाकडहि थोड लक्ष देणे जरूरी आहे कोठ तरी अपघात वाढ होणे जरूर आहे ही गोष्ट खरी आहे परंतु याकरिता गरीब शतकऱ्यावर अशा प्रकारे टॅक्स बसविणे केव्हाहि योग्य होणार नाही वास्तविक पाहता जनतेच्या हिताच्या दृष्टीन विचार केला तर हे योग्य होणार नाही सर्वात यणारी तूट भरून काढण्यासाठी हाउसमध्य कालच अक बिल आणण्यात आले आहे हे बिल देशमुख आणि देशपांडे लोकाना सरकारतर्फ जी रक्कम दरवर्षी रुसूम म्हणून दिली जाते ती बद करण्यासबधाचे आहे या बिलाला अमेंडमेंटसहि आलेल्या आहत त्यापकी अका अमेंडमेंटमध्य असेहि सुचविण्यात आले आहे की देशपांडे व देशमुख याच्याच बरोबर मनसबदार व जाहगीरदाराना सरकारतर्फ मिळणारे रुसूम बद करण्यात आले तर सरकारच्या उत्पन्नात कोट्यावधीची वाढ होईल आणि सर्वांची तोड मिळवणी करण्याकरिता वेगवेगळ कर लावण्याची आवश्यकता पडणार नाही हा प्रश्न सध्या जरी बाजूला ठवला तरी सध्याच्या टॅक्समुळ शतकऱ्यावर करवाढीचा बोजा किती पडल याचा आपण विचार केला पाहिज

असे सागण्यात यते की गल्या तीस वर्षांत सताचे रिसेटलमट (Resettlement) झालेले नाही व शतकऱ्याचे उत्पन्न माञ गल्या महायुद्धापासून वाढलेले आहे तेव्हा आता शतकऱ्यावर शतसारा वाढविला तरी त्याच्यावर अन्याय होणार नाही पूर्वीपेक्षा काहीसे अधिक शतकऱ्याचे उत्पन्न वाढले आहे ही गोष्ट खरी आहे पण असा विचार करताना हे पाहिले पाहिज की कोणत्या शतकऱ्याचे उत्पन्न बरोबर वाढल आहे आपणास असे दिसून यईल की ज मोठमोठ जमीनदार शतकरी आहेत ज्याच्याजवळ हजारो अकर जमीन आहे त्याचे उत्पन्न वाढले असेल पण सवसाधारण शतकऱ्याचे उत्पन्न फारसे वाढले नाही तेव्हा असा हा टॅक्स बसवताना याहि दृष्टीन विचार केला पाहिज

अशाचा शतकऱ्याजवळ अलाच्या चार जोडय असल्या तर तो सवच जोडयाकडून शतीत काम घतो अस नाही तो तीनच जोडयाकडून शतात काम घईल व आपली अक जोडी राखून ठवील त्या जोडाला तो चागल खाऊ पिऊ घालून तयार करील असे तो का करतो ? तर त्याला असे वाटत असत की माझ्या सकटाच्या वळसाठी बलाचा उपयोग करीन त्याची ती जोडी फार लाडकी

असते त्याओडीला तो अधिक काम पड देत नाही असा शतकरी आपल्या बैलांच्या बाबतीत विचार करतो तसाच सरकार ते का विचार करू नये ? आज शतकरी धान्य उत्पन्न करतो आणि त्याच्या मेहनतीवर आपण जगत आहोत तेव्हा शतकऱ्याची परिस्थिति सुधारण्याकरिता आपण अधिक प्रय न करावयाला नको का ? आपला शतकरी उत्तरोत्तर बलवान व सुखी झाला पाहिजे सध्या आपल्या यथील शतकऱ्याची आर्थिक स्थिति फार खालावली आहे हे सत्य आहे त्याची स्थिति सुधारली तरच देशाची स्थिति सुधारेल हे आपण लक्षात ठवले पाहिजे या दृष्टाने आपण या मुद्याकड पाहिले तर मला असे म्हणावयाचे आहे की गल्या काही वर्षापासून शतकऱ्याचा अल्पप्रात वाढ झाली हे खरे आहे आपल्या शतकऱ्याची ही जोडी आताकोठ थोडी धष्टपुष्ट झाली आहे आणि आता कोठ तिच्या अगावर थोड मास आले आहे का लगेच त्याच्या माग लागता ? राहू द्या त्य ना सुखान ते सुखान राहिले तर आपला देश सुखी होईल त्याच्या सुखातच तुमचे सुख आहे आज आपल्या देशात अन्नधान्य वाढविण्याची मोहीम सुरू आहे पण तिला मिळावे तसे मिळ नाही कारण त्यास शतकऱ्याचे मिळावे तसे सहकार्य मिळत नाही ते जर सतुष्ट असले तर त्यामळ तुमच्याच देशाचे कल्याण आहे असे असताना तुम्ही त्याच्यावर ज्यास्त कर का लावता ? अन्नपदार्थात यणारी तूट भरून काढण्यासाठी त्याच्यावर अशा प्रकारे कर न लावले तर नाही का चालणार ? अनुपत्नात भर टाकण्यासाठी अन्य माग नाही का शोधता यणार ? मी म्हणतो की राहू द्या की त्याना सुखाने

दुसरी गोष्ट मला अशी सागावयाची आहे की शतकऱ्याचे उत्पन्न पूर्वीपेक्षा वाढले आहे ही गोष्ट खरी आहे पण त्याचबरोबर त्याच्या खर्चातहि पूर्वीपेक्षा वाढ झाली आहे हे विसरून चालणार नाही त्य ना आपल्या गरजा भागविण्यासाठी पूर्वीपेक्षा जास्त पसा खर्च करावा लागतो केवळ शतकऱ्याचेच उत्पन्न वाढले आहे असे नाही तर व्यापारी व कारखानदार याचेहि उत्पन्न पूर्वीपेक्षा बाच किती तरी अधिक वाढलेले आहे शतकऱ्याच्या पेक्षा याचेच उत्पन्न अधिक प्रमाणात वाढले आहे तेव्हा शतकऱ्यावर अधिक कर न लावता मोठमोठ व्यापारी व कारखानदार याच्यावर अधिक कर लावण्यास काय हरकत आहे ? माझ्या या लाडक्या शतकऱ्याची जोडी राखून ठवून तुम्ही दुसऱ्यावर कर लावा अडीअडचणीच्या वेळी तुम्हाला या शतकऱ्याच्या जोडीचा उपयोग होईल शतकऱ्याचे उत्पन्न वाढले आहे तर वाढ द्या त्याना त्याचा फायदा मिळू द्या त्याच्यावर अशा प्रकारे अधिक कर लादू नका

त्याप्रमाणे तुम्ही शतसारा वाढविता आहा आणि त्याचे जे प्रमाण रुपयाला एक आणा आणि रुपयाला दोन आण ठवण्याचा तुमचा विचार आहे त्याच प्रमाणात सर्वांचे उत्पन्न वाढलेले नाही तुम्ही हा शतसारा रुपयाला एक आणा व दोन आण सरकार वसूल करण्यासबधी हे बिल आणले आहे अशा प्रकारे जर कर बसविण्यात आला तर त्यामळ लहान शतकऱ्यावर या तुमच्या कायद्याने अन्याय होणार आहे खरे पाहता व्यापारी व कारखानदार याचे उत्पन्न गल्या काही वर्षांत फार वाढले आहे सरकारला जर खरोखर आपले उत्पन्न वाढवावयाचे असेल तर या मोठमोठ्या व्यापाऱ्यावर व कारखानदारावर अधिक कर लावला पाहिजे पण या दृष्टीने आज सरकार विचार करीत नाही

आम्हाला असं स गण्यात यते की अ याव पर्यंत जमीनीचे रिसेटलमट झालेले नाही आणि पूर्वाच्या रिसेटलमटच्या वेळा जो सतसारा चालू होता तोच आजहि चालू आहे पण आज सत कऱ्याचे उत्पन्न वाढले आहे म्हणून आम्ही हा ज्यादा कर सतकऱ्यावर लावीत आहोत आणि म्हणून सतकऱ्यावर यामुळ कोणत्याहि प्रकारचा अन्याय होत नाही या बिलाच्या बाजुने बोलताना असं मागण्यात आले की जितर प्रातात तर हा कर २४ टक्यानी वाढला आहे पण आम्ही यथ केवळ साडबारा टक्यांनी वाढविण्याचा विचार करीत आहोत हा विचार तर ठीक आहे हा टक्स बसविण्याला विरोध नसता तर मग तो २४ टक्के असावा की साडबारा टक्के असावा हा प्रश्न यथ ग्राह्य असता पण आमचे मुळा म्हणणच हे आहे की हा टॅक्स मळातच बसविण्याची काय जरूर आहे माझ स्पष्ट मत आहे की हा टक्स बसविण्याची काही जरूरी नाही तेव्हा तो २४ टक्के असावा की साडबारा टक्के असावा हा प्रश्न यथ मत नाही

तिसर मला म्हणा जो मांडावयाचा आहे तो असा की जमीनीचे रिसेटलमट झाले नाही हा दोष सरकारचा आहे तेव्हा सरकारन जमीनीचे रिसेटलमट लौकर करून घतले पाहिज ते ह आवश्यक ती चौकशी करून सरकारन हे काम लौकर संपवावे पण तसे न करता रिसेटलमट झाले नाही म्हणून शतकऱ्यावर कर लावण हा अन्याय होय

आता आपल्या अग जो प्रश्न आहे तो रिसेटलमटच्या पद्धतीचा आहे हे रिसेटलमट ठरविताना प्रथम जमीनीचा प्रतवारी ठरविली जाते आणि त्याप्रमाणे सतसारा आकारण्यात यतो काही नतांची प्रतवारी पहिल्या मानान वाढते तर काहींची कमी होत या प्रतवारीचा विचार करून जना सतसारा वाढविला किंवा घटविला जातो पण या वेळी आपण या प्रतवारीचा विचार न करता सरसकट रुपयाला अक आणा व दोन आण असा कर वाढवत आहात यामुळ ज्याची प्रतवारी घटल आहे त्याच्यावर अन्याय होईल व ज्याची प्रतवारी वाढली आहे त्याच्याकडन योग्य प्रमाणात सरकारला सतसारा मिळणार नाही ही प्रतवारी ओढ नाले व धऱ्याखोऱ्यामुळ वाढत अथवा कमी होत असते त्या दृष्टीने प्रथम रिसेटलमट करणेच योग्य होईल आणि ते करण्याची आज फार आवश्यकता आहे रिसेटलमट करून घण्याकड सरकारन आधी लक्ष दिले पाहिज

आपली अक उदाहरण यथ सागण्यात आले ते मला बरेच विचाराह वाटते असे साग ण्यात आले की चापसाच्या वेळी सतसारा चतुर्थांश सतसारा घण्यात यत असे ठीक आहे पण या वळच्या शतकऱ्याची स्थिति आजच्या शतकऱ्याच्या स्थितिपेक्षा फार भिन्न होती त्याच्याशी याचा तुलना करता यतील काय त्यावेळचा सतकरी अधिक सुखी होता दुसरी गोष्ट अशी की चापसाच्या वेळा जव्हा मुत्सद्यांच्या अक चतुर्थांश कर घण्यात यती तेव्हा आजच्या सेल्स टॅक्स वगैरे सारख अन्यकर सतकऱ्याला द्यावे लागत नव्हते आजच्या सतकऱ्याला सतसाऱ्या व्यतिरिक्त अनक कर द्यावे लागतात आजच्या इतक कर त्यावेळी नव्हते तेव्हा आजच्या विशिष्ट परिस्थितीचा आपण विचार केला पाहिज औरंगजबाच्या वेळी तर यापेक्षा देखील ज्यास्त कर होते आणि जनतेने ते दिलेहि आहेत पण या ठिकाणी अक गोष्ट ध्यानात ठेवली

पाहिजे की पूर्वीच्या काळी राजा व प्रजा याचे हितसबध भिन्न भिन्न होते पण आता लोकशाही सरकार आले आहे व त्या दृष्टीने जनतेचे व सरकार हितसबध अकरूप झाले आहेत

मला शवटी अवढच सागावयाचे आहे की जी गोष्ट शतकऱ्याच्या दृष्टीने हिताची आहे तीच आपण केली पाहिजे शतकऱ्याच्या बाबातीत करडी नजर ठेवू नका अशाप्रकारचा जुलूम जर कर घालावयाचा असेल तर दुसऱ्या लोकावर कर बसवा पण शतकऱ्यावर जुलूम करू नका म्हणजे आपल्या सर्वांची तोड मिळवणी होईल इतके बोलून मी आपले भाषण सपवितो

(اس موقعہ پر کئی ممبر تقریر کرنا چاہتے ہیں)

مسٹر اسپیکر اب اتنا وقت نہیں کہ تقریر کرنے کیلئے سب لوگوں کو موقع دیا جا سکے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ٹائم لمٹ (Time limit) رکھا جائیگا لہذا اسکے بعد میں صرف دو تین ممبرس کو چانس دونگا کہ وہ صرف پانچ پانچ منٹ تک تقریر کریں

مسٹر کے کشٹا رام ریڈی پہلے تو ٹائم لمٹ نہیں رکھی گئی تھی

مسٹر اسپیکر اب تک جو صاحب ہوئے ہیں ان میں بہت سے پوائنٹس (Points) پر ڈسکشن ہوچکا ہے

مسٹر بی ڈی دیشمکھ مسٹر اسپیکر مجھے یہ استدعا کرنا ہے کہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس پر ارنسل ممبرس اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اسلئے اگر ٹائم لمٹ کا سوال پہلے ہی طے کیا جاتا تو ارنسل ممبرس اپنی تقاریر مختصر کرسکتے تھے

مسٹر اسپیکر ہر ایک ممبر بولنا چاہے تو یہ ناممکن ہے ورنہ ہمیں کہیں نہ کہیں لمٹ رکھنا ہی پڑیگا

مسٹر اناسی راؤ گوانے میں سمجھتا ہوں کہ آج جو تقاریر ہوئی ہیں وہ کل کے مقابلہ میں کم وقت میں اور مختصر ہوئی ہیں کیونکہ ڈسکشن ساڑھے تین بجے سے شروع ہوا ہے

مسٹر اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ڈسکشن پر وقت صرف کرنے سے بہتر ہے کہ ممبر کیلئے وقت دیا جائے

مسٹر اناسی راؤ گوانے یہ کسانوں کا بل ہے اسلئے اسکی بہت اہمیت ہے

مسٹر اسپیکر جو بھی پوائنٹس رہ گئے ہیں

مسٹر بی ڈی دیشمکھ ہر شخص اپنی تقریر میں اس امر کی کوشش کریگا کہ پرانے پوائنٹس نہ دہرائے جائیں

میں اس بل پر تقریر شروع کرنے سے پہلے یہ سمجھ رہا تھا کہ اس بل کو اسپیکر صاحب نے میری اسٹینڈنگ کمیٹی کو منظور فرمایا ہے اسلئے میں ہاؤس کے سامنے اپنی مختصر سی تقریر میں ان تمام پوائنٹس کو لانا چاہتا ہوں جو کہ اس بل سے متعلق ہیں آنریبل ممبرس اف دی ٹریژری بنچس (Hon ble Members of the Treasury benches) نے اس بل کی تائید کرتے ہوئے یہ کہا کہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی خاص اعتراض نہیں ہے ممکن ہے کہ اندازہ انکی بنا پر یہ کیا جاسکتا ہے میں آنریبل ممبرس کے اس شبہ کو رفع کرنے کیلئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی بنیادی طور پر اس جانب سے ہوں اور میں آنریبل ممبرس نے بنیادی طور پر کسانوں پر ٹیکس عائد کرنے کی مخالفت کی ہے اسلئے میں ہاؤس پر یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ جو بل لایا جارہا ہے اسکی بنیادی طور پر مخالفت کرنے کیلئے میں آج ہاؤس میں کھڑا ہوں اصل چیز یہ ہے کہ جو لگان جو عائد کیا گیا وہ ہمارے اطراف کے پراونسس (Adjoining Provinces) (بمبئی اور مدراس میں) کے مقابلہ میں زائد ہے اس بارے میں ایک آنریبل ممبر نے فگرس وغیرہ کا بھی حوالہ دیا ہے ہم بھی اس کو ایک زمانہ سے محسوس کرتے آئے ہیں کہ یہ زیادہ ہے حالانکہ اس زمانہ میں بھی جبکہ ہم جد و جہد کررہے تھے یہ محسوس کیا گیا تھا کہ لگان کو کم سے کم ۲۵ فیصد گھٹادیا جائے اگر ابھی ہم اس میں ۲۵ فیصد کی کمی نہیں کرسکتے تو کیا ہاؤس اس بل پر متفق ہوسکتا ہے کہ اسوقت ہم مزید ساڑھے بارہ فیصد کا اضافہ کررہے ہیں ؟ اگر ہم اس پر سنجیدگی سے غورکریں تو میں نہیں سمجھتا کہ ٹریژری بنچس سے ہم متفق ہو سکینگے اسلئے میں ٹریژری بنچس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دستور میں بھی یہ چیز نہیں بتلائی گئی ہے کہ یہاں کے کسانوں کی مالی حالت بہت ابتر ہے ؟ کیا راج پرمکھ نے بھی یہ محسوس نہیں کرلیا کہ ہندوستان میں زیادہ غلہ اگایا جانا چاہیے اور کیا اس تحریک کو پورا کرنے کے لئے وہ کسانوں کو ریلیف دینا نہیں چاہیے ؟ لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس ریلیف میں اضافہ تو نہیں ہو رہا ہے بلکہ اس ٹیکس سے ان کسانوں پر ضرب کاری پڑ رہی ہے انکی مالی حالت کو ہم بہتر بنانا چاہتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ آج بھی ہندوستان کا کسان مقروض ہے اسکی حالت بہت ابتر ہے اسلئے حکومت جو پلانس (Plans) بنارہی ہے اس میں زرعی پہلو کو اہمیت دیجاتی ہے اس میں مختلف زرعی آلات فراہم کیے جاتے ہیں اور زرعی آلات وغیرہ کی فراہمی کا انتظام کیا جاتا ہے جب یہ ساری چیزیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ساڑھے بارہ فیصد کا ٹیکس کیونکر عائد کیا جارہا ہے ؟ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد کا ایک بہت بڑا ایریا (Area) جاگیرات میں تھا آج اس کا بھی ریونیو (Revenue) وصول کیا جارہا ہے لیکن وہاں کے غریب کسانوں کی سنوائی نہیں ہو رہی ہے کئی سال سے ان جاگیرات کے کسانوں سے زیادہ مالگزاری وصول کی جاتی رہی ہے ۔ اور اب ایک سال کا بھی عرصہ نہیں ہونے پایا تھا کہ حکومت پھر ساڑھے بارہ فیصد کا اضافہ کرنا چاہتی ہے میں

پوچھتا ہوں کہ کیا حاجت کے کسانوں کی حالت کے سامنے نہیں ہے جس سے کہ مساوی کے طور پر دیا ہو دو کروڑ روپیہ وصول طلب ہے ؟ اگر ایسے حالات ہیں تو ان کی رو سے میں کیا یہ ضروری ہے کہ مزید ٹیکس ان پر عائد کیا جائے ؟ یہ کہا گیا کہ حالیہ گرانی کے زمانے میں کسانوں کو کافی فائدہ ہوا ہے میں کہونگا کہ وجہ کہ انہوں کو فائدہ نہیں ہوا اگر فائدہ ہوا ہے تو وہ صرف بڑے کاشتکاروں و جاگیرداروں کو ہوا ہے لیکن عام طور پر کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ اس زمانہ میں بھی کسان کو لاگت زرعی اور ملکی روزمرہ ضروریات زندگی پورا کرنے کے لیے کافی پیسہ نہیں ملتا تھا لہذا حسب مجموعی ساڑھے چار فیصد کے ٹیکس سے ۹۹ فیصد کسان متاثر ہونگے جانچہ ان کسانوں کی موجودہ پریشانیوں میں اس ٹیکس سے اور بھی اضافہ ہوگا اور ایسے پیسہ سے مایوس ہوکر اور بھی لاپروا ہی کریں گے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جب کسان مایوس ہو جائینگے تو غذائی اجناس کی کیا حالت ہوگی اور گرو مور فوڈ کمپین (Grow more food campaign) کا کیا حشر ہوگا

زرعی ممنوعہ طور پر کوئی پ یہ قرار دیا کہ ری سیٹلمنٹ (Resettlement) کا اصول یہ ہے کہ زمین کی جو قدرتی پیداوار ہوتی ہے اس پر لگان عائد کیا جاتا ہے ہم بھی اس اصول کو مانتے ہیں لیکن آج اگر ایسا ٹیکس (Statistics) دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی زمین کی قوت پیداوار رہی نہیں بلکہ گھٹی ہے بلکہ زرعی ماہرین کی جانب سے یہ ثبوت دئے گئے ہیں اور اسکی وضاحت کی گئی ہے کہ ہماری زمین کی قوت پیداوار گھٹی ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کام اختیار کیا گیا ہے زمین کی قوت پیداوار گھٹنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ جو کھاد کہ زمین کو ملنا چاہیے وہ نہیں ملی کیونکہ ہمارے کسانوں میں ابھی سکت نہیں ہے کہ زمین کو کھاد دے سکیں اور دوسرے ناگہانی آفتیں یہ ہیں کہ بارش وقت پر نہیں ہو رہی ہے اور دن بدن قحط ہو رہے ہیں چنانچہ اس سال بھی بارش کی حالت نازک ہے اور نہیں معلوم کہ آئندہ آنے والی فصلوں پر اس کا کیا اثر پڑنے والا ہے اسلیے حالات بہتر ہوئے ہیں یہ کہی بھی نہیں کی جاسکتی یہ کہا گیا کہ قدیم بادشاہوں مثلاً چند گپت موریا اور مغل بادشاہوں کے زمانے میں لگان ایک چوتھائی لیا جاتا تھا ہو سکتا ہے کہ وہ اس زمانے کے لحاظ سے موزوں ہو لیکن آج کسان کی حالت بدل گئی ہے اور سماج کا جو اسٹرکچر (Stıucture) پہلے تھا وہ اب نہیں ہے پہلے فیوڈل ازم (Feudalısm) تھا شاہی سماج تھا ان معنوں میں تو اب لگان لینا نہیں چاہیے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایرنسل مسٹر کی رائے ہوگی کیونکہ آج سماج کے اسٹرکچر کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل گئی ہے اور ہم اسکو نئے زاویہ نگاہ سے اور نئے سوروپ (स्वरूप) میں دیکھ رہے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان کے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ زرعی مسئلہ اور کسانوں کا

مسئلہ ہے اس احاطے سے جو دوسرے ٹیکس عائد کر رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بڑھتا ہے۔ ان حالات میں جو ہم منظور کر رہے ہیں کسانوں کو بستی میں مزدور دیا گیا ہے ایسے حالات میں یہ جو ٹیکس آرہا ہے وہ ٹیکس کسان کو سب سے زیادہ برداشت کرنا ہے یہ کہا گیا ہے یہ بجٹ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے یہ ٹیکس لایا جا رہا ہے اور اس سے آمدنی میں ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہوگا لیکن اس خسارہ کو اب دوسری طرح سے بھی پورا کر سکتے ہیں ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بل ہاؤس کے سامنے آرہا ہے نامناسب ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک ممبر موجودہ حالات کی مانند کرتے ہوئے اس کی مخالفت کرینگے

(తెలుగు) — శ్రీ ... రావు

ప్రొఫెసరు ...

... ప్రవేశ ... న ౧ ... కరించి ... హైదరాబాదు రాష్ట్రమును గురించి

شری شش راؤ واگھمارے ہندی میں بولے ۔

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی یہ جو بل ٹیکس کے متعلق ہمارے سامنے آیا ہے اوسکے متعلق میں یہ کہونگا کہ پہلے ہم رام راج کا خواب دیکھتے تھے جب رام راج میں گزرتے وقت ہوں تو پھر راج قائم ہوا جب رام بن باس کے لئے چلے گئے تب بھرت راجہ ہوئے جس راج کو جتنا ٹیکس چاہئے تھی وہ اس پر جبراً لادا گیا اس وقت جو راجہ تھے ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ کیا یہ راماین کا سرمن (Sermon) دیا جا رہا ہے ؟

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی تو اسوک کی کہانی سے بھی بڑھکر ہے میں کوئی کہانی نہیں سنا رہا ہوں بلکہ مثال دے رہا ہوں ۔ تو جب رام بن باس کے لئے چلے گئے تو بھرت راج قائم ہوا ۔ وہاں پر ٹیکس وصول کرنے کی ضرورت ہوئی اس وقت برہمنے راجہ سے آکر کہا کہ آپ کو کونسی فصل چاہئے اوپر کی فصل چاہئے یا نیچے کی ؟ راجہ نے کہا کہ ہم کو اوپر کی فصل چاہئے برہمنے اسکو منظور کرلیا جب بونے کا وقت آیا تو تمام رعایا نے اپنی اپنی زمینوں میں مونگ پھلی بودی چونکہ اوپر کی فصل مانگی تھی اس لئے رعایا نے اپنی فصلوں کو کاٹا اور اندر کی پیداوار یعنی پھلی رکھ لی اور اوپر کے خالی ڈنٹل راجہ کے دروازے پر لیجاکر ڈال دئے کہ یہ ہمارے وعدہ کے مطابق ہم نے اپنا ٹیکس ادا کردیا اسے لے لو ۔

مسٹر اسپیکر آپ کا قصہ لمبا ہوتا جا رہا ہے ۔

شری کوی ڈی گ گار ڈی اوسکے بعد راجہ نے جب دیکھا کہ اکو بس فصل میں کچھ نہیں ملا تو دوسری فصل میں اس نے برہا سے کہا کہ ہم کو زمین کے اندر کی پیداوار چاہیے اب کی بار برہا نے یہ کیا کہ جواری بوئی ۔ اور اوپر کے بھٹے اوس نے لے لیے اور جب پیداوار دینے کا وقت آیا تو بہوت نے خالی ڈنٹھل راجہ کے دروازے پر لیجا کر ڈال دیے اور کہا کہ یہ لو ہم نے بچن کے مطابق ٹیکس دے دیا ہے اسی طرح ہمارے ٹیکس کا بھی یہ حال ہے ۲۰ طریقوں سے جو ٹیکس عائد کیا جاتا ہے وہ سب کا بار غریب کسانوں پر پڑتا ہے اب نے اس کےلیے ایسا راستہ نہیں نکالا کہ حریصوں یا سب اقوام پر پابندی نہیں لگائی جاسکے اگر ایسا ہو تو پھر کسطرح یہ سمجھا جائے کہ انگریزوں کے زمانہ میں جو طریقہ رائج تھا وہ اب ختم ہوگیا ہے ؟ اب نے انگریزوں کو یہاں سے ہٹا دیا اور اب خود سنہاسن (सिंहासन) پر آبیٹھے لیکن حکومت پر آنے کے بعد اب رعایا کی بھلائی کےلیے کام نہیں کر رہے ہیں یہ تو ویسی ہی مثل ہے کہ ایک جانور جنگل کے بندھوں کو کھا جاتا تھا بندھوں نے کبوں کو اپنی حفاظت کےلیے رکھ لیا جب اوس نے دیکھا کہ ان بندھوں کو کھانے کا موقع نہیں مل رہا ہے تو اوس نے ایک دن آکر بندھوں سے کہا کہ تم کیوں ڈرتے ہو میں تمہیں نہیں کھاؤنگا بلکہ تمہاری رکشا (रक्षा) کرونگا اور اوس نے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تم میں سے کسی کو نہیں کھاؤنگا لیکن تم ان کتوں کو نکال دو بندھوں نے اس پر وشواس (विश्वास) کرتے ہوئے کتوں کو نکال دیا اور وہ جانور اپنی قسم بھلا کر بندھوں کو کھانا شروع کردیا اسی طرح ہمارا بھی حال ہے ہم نے غریب کسانوں کو انگریزوں سے تو نجات دلائی لیکن ہم خود اون پر ٹیکس عائد کر رہے ہیں اب بڑے بڑے زمینداروں پر تو ٹیکس نہیں لگاتے لیکن غریب کسانوں پر اس کا بوجھ ڈالتے ہیں ۔

شریمتی شاہجہاں بیگم ۔ کیا یہ کتے بلیوں کی اسمبلی ہے یا انسانوں کی اسمبلی ہے ؟

شری دیوی سنگھ چوہان مسٹر اسپیکر سر اس بل کے بارے میں ہم امید کرتے تھے کہ اس بل کی زیادہ مخالفت نہیں ہوگی کیونکہ یہ وہ کام ہے جو ۳ - ۴ سال پہلے ہی کرنا چاہیے تھا میں سمجھتا ہوں کہ اگر ۳ ۴ سال پہلے ہی اسکو حکومت کرلیتی تو شاید کوئی اعتراض نہیں کرسکتا تھا لیکن آج جب کہ حالات کافی بدل گئے ہیں اور زمین سے کئی گنا استفادہ کیا جاسکتا ہے اس پر تھوڑا سا ٹیکس عائد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اس ہاوس میں محض مخالفت کی غرض سے مخالفت کی جا رہی ہے مخالفت کرنے کے بہت سے مواقع ہوتے ہیں بہت سے بل ہوتے ہیں جن کی مخالفت موزوں ہوسکتی ہے ۔ لیکن اس بل کی تو کم از کم کوئی مخالفت نہیں ہونی چاہیے جاگیرات کے انضمام سے پہلے حیدرآباد اسٹیٹ میں (۳ ۱) تعلقات تھے ان میں سے ۴۸ تعلقات ایسے رہ گئے تھے جن کا ریونیو نہیں ہوسکا اور وہ ریونیو

سنہ ۱۹۵۲ ف کے بعد ہونا چاہیے تھا لیکن اس وقت کے خاص حالات کی وجہ سے یہ ریوژن نہیں ہوسکتا ۔ اب جبکہ حالات بدل گئے ہیں اسلئے ان بدلے ہوئے حالات میں ریوژن ہوسکتا ہے لیکن ریوژن کرنے کے لئے ایسے کچھ مواضعات اور علاقے ہیں جن کی طرف ہم کو دھیان دینے کی ضرورت ہے جاگیرات کے ضم (۶۰) مواضعات ہیں ان ساڑھے چھ ہزار مواضعات پر مالگزاری جس طرح عائد کی گئی تھی کہ اسکو جلدی سے بدلنے کی ضرورت تھی اسلئے سلسلہ بندی میں جو چھ عملہ تھا اسکو فوری طور پر کام پر لگانا ضروری تھا اب یہ کہنا کہ کیا حکومت اپنی عملہ سے کام نہیں کرسکتی اور ٹیکس میں اضافہ ہی کرنا چاہیے یہ سمجھ میں آنے کی بات نہیں ہے حکومت کو آرڈنری تاویز کے تحت ریوژن کے بعد ریٹ (Rate) میں اضافہ کرنے کا اختیار ہے اور اسطرح ۲ فیصد تا ۳ فیصد کا اضافہ ہوسکتا ہے لیکن یہ اضافہ کرنے کی حکومت کے پاس گنجائش نہیں ہے اسلئے اس ریٹ میں صرف ۲ ا ۸ کے حساب سے اضافہ کیا جارہا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی وجہ سے کوئی نا انصافی ہو رہی ہے ۲۰ سال پہلے جو اجناس کی قیمتیں تھیں ان میں کافی طور پر اضافہ ہوگیا ہے ایسی صورت میں اب جو ۲ ا ۸ کا اضافہ کیا جارہا ہے اسکو اگر ۳۰ ۲۰ سال پہلے کے ریوژن کے بعد کے اضافہ سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو بہت کم معلوم ہوگا اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ زمین کی ریٹ پھر دیکھی جارہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض بھی قابل لحاظ نہیں ہے کیونکہ یہ تھرڈ ریوژن (Third Revision) ہے جو ریوژن اوس وقت کیا جانا چاہیے تھا وہ نہیں کیا گیا اسلئے اب ہم یہ ریوژن کرکے ۲ ا ۸ کا مزید اضافہ کر رہے ہیں جب فرسٹ ریوژن (First Revision) یا سکنڈ ریوژن (Second Revision) ہو رہے تو اس وقت سٹلمنٹ (Settlement) کیا جاتا ہے اور اس وقت زمین کی ریٹ قائم کی جاتی ہے ۔ اسلئے یہ کہنا کہ زمین کی کوئی ریٹ قائم نہیں کی جا رہی ہے صحیح نہیں ہے تا یہ کہ جو جاگیہ زمین ہے اس پر ۲ روپیہ فی ایکر کی مالگزاری ا وٹ لینڈ ہے اس پر ۲ روپیہ فی ایکر کی مالگزاری لینا ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ ۵۰ سال پہلے ہی زمین کی ریٹ قائم ہوچکی ہے اسلئے یہ اعتراض بے بنیاد ہو جاتا ہے اور یہ جو کہا جارہا ہے کہ صرف کسانوں پر ہی مالگزاری عائد کی جا رہی ہے اور ٹیکس عائد کیا جارہا ہے صحیح نہیں ہے جو کاشتکار ۲۰ سال پہلے ۳۰ سال پہلے اس ٹیکس کے لیے موزوں سمجھے جاتے تھے ان پر لیولنگ آف ٹیکس (Levelling of tax) کےلیے یہ اضافہ کیا جا رہا ہے یہ کوئی اضافہ انکریس نہیں ہے بلکہ ۳۰ ۲۰ سال پہلے جو ٹیکس لگایا جانا چاہیے تھا اور جو آج تک لگایا نہ جاسکا وہ اب لگایا جا رہا ہے ۔ یہ کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے ۔ یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ سلاب سسٹم (Slab system) کے تحت انکریس ہونا چاہیے میں اس چیز کو سمجھتا ہوں جب زائد ا ۸ ٹیکس لگایا

کی ہ و ب ھو ہے و سلاب سہم حسار ہ با ہ ھے د ہ ہ ہلے
گر کلعوں نکم (Agricultural income) کے ھب حو ہ ھر ر رو ہ ادا
کرے بھے ان کےلیے و ہ ہ مں ہ ی ماہ با ہا ورسا ہے ں ھر رو ہ د کرے
ہے وں سے حساب کے ہ ماہ با ہا کس ہ سا سکس ں ھے ہ اری با کم
کس ہیں ھے ہ و مں کس کا ہ ھا ھے و ہ کہ مادل یا سماک
سکس (Model or symbolic tax) ھے ور ہ مکس ں سے کلےولی سد و ر
م ں کا حا ھا ھے مکے ہاے اس ہ وس ں د م رحاؤں کے سکس
ے کی ب سکی ھے مں یہ کہوںگا کہ سکس و ے ں ھے مں کا معاملہ
مں ے کرا صحیح ں ھے کہ ہ مکس اس کے مالیہ ں ب کم ھے مں
ما ر مں سمجھتا ھوں کہ کی حو مخالف کی حا ھی ھے و حو ھاب ں ھے

श्री विश्वासराव गणपतराव पाटील (परभणी) —अध्यक्ष महाराज हा टक्स लावित असताना त्याला जे हेडिंग (Heading) देण्यात आले आहे ते लेवी आफ स्पेशल असेसमेंट आन लंडस (Levy of special Assessment on lands) असे आहे यावरून ७० टक्के असणाऱ्या शेतकरी वर्गाबद्दल आपणाला कितपत कळकळ वाटते दिसून येते त्याची आपणाविषयी काय कल्पना ही होईल हे बिल मांडताना जर शेतकऱ्याविषयी थोडा विचार केला गेला असता तर हे बिल मांडले गेले नसते त्याचे कारण असे की आपण हैदराबादच्या परिस्थितीचा पन्नास साठ वर्षांपूर्वीचा आढावा घेतला तर असे दिसून येईल की शेतकऱ्याजवळ त्यावेळी जी थोडी थोडकी शेती होती ती आता गेली असून ते लोक आता शहरात ज्या गिरण्या आहेत तेथे किंवा शेतीत मजूर म्हणून काम करीत आहेत ते मजूर म्हणून राबत आहेत याचे कारण काय ? याचा इतिहास पाहिला तर असे दिसून येईल की शेतकरी काबाडकष्ट करतो व उत्पादन करतो परंतु ते उत्पादन करीत असताना त्याला जो लाभ येतो तो सुद्धा पिकातून भरून निघत नाही त्याला शेती परवडनाशी झालेली आहे अशी त्याची आज स्थिति आहे समाजातील जो दुसरा वर्ग मोठमोठ्या जमीनदाराचा आहे त्यांनी शेतकऱ्यांच्या जमिनीचा फायदा घेऊन त्यांना लुबाडले आहे हे असे होऊ नये म्हणून विचार करण्यात आला पाहिजे आजपर्यंत हैदराबादमध्ये जी राजवट होती व त्यात जो सरंजामी वर्ग होता त्यांनी या गरीब शेतकऱ्यांना लुबाडले आहे नागवले आहे

आता ही जी पापुलर मिनिस्ट्री आहे ती अधिकारावर आल्यावर सुद्धा अशा प्रकारचे बिल यावे ही आश्चर्याची गोष्ट आहे जो ७० टक्के शेतकरी समाज आहे त्याच्या आर्थिक परिस्थितीचा विचार हे बिल मांडताना गेलेला काही असे मला वाटते मी शेतकऱ्यांचे फार अलंकारिक भाषेत वर्णन करणार नाही तरी पण आपण शेतकऱ्यांची परिस्थिती पाहिली तर ती फारच हलाखीची आहे हे सहज दिसून येईल बिल मांडणाऱ्यानाहि हे माहित आहे या परिस्थितीत त्याच्यावर टक्स बसविणे गरजेचे आहे

मी असेम्बलीचा सुरुवात झाली तेव्हापासून पाहतो आहे की भिन्नभिन्न रितीने टक्स बसविण्यात येत आहे व त्या पैकी पुष्कळसा शेतकऱ्यावर बसविण्यात येत आहे शेतकऱ्यांच्या सुधारासाठी ज्या सवलती त्याना मिळावयास पाहिजे त्याच्या बाबत उपाय योजना केल्या जात नाहीत

मोठ मोठ जमीनदार त्याच कुळांना त्रस्त करतात त्याच्याबद्दल उपाय योजना करण्याकरिता मात्र या असेंब्लीत बिल येत नाही मोठमोठे सावकार शेतकऱ्यांना लुटीत असतात त्याहि बाबत उपाय योजना करणारे बिल येथे आणण्यात येत नाही असे सांगण्यात येते की त्याबाबतीत बऱ्याच तात्त्विक अडचणी आहेत पण शेतकऱ्यांवर कर लावण्याकरिता मात्र येथे तावडतोब बिल आणण्यात आले व्यापारासाठी किंवा कारखानदारासाठी टॅक्स बसविणारे बिल या असेंब्लीत आणण्यात आले नाही पण शेतकऱ्यांवर मात्र शेतसारा बसविण्यासाठी हे बिल जितक्या लौकर येथे आणून पास करून घेण्याचा प्रयत्न करण्यात येत आहे हा जो टॅक्स बसविण्याचा तुम्ही प्रयत्न करीत आहात त्याचा भार मध्यम व गरीब शेतकऱ्यांवरच अधिक पडणार आहे

मला मराठवाड्याच्या जमीनीसबंधी जी माहिती आहे त्यावरून मी असे सांग शकतो की तेथे जी जमीन आहे ती मुख्यत कोरडवाहू आहे अर्थातच त्या जमीनीवर लागवड विशेष फायदेशीर होत नाही आता आपल्या समोर रुपयाला एक आणा व रुपयाला दोन आणे याप्रमाणे शेतसारा बसविण्याचा विचार चालू आहे रुपयाला दोन आणे म्हणजे हा टॅक्स शेकडा साडेबारा टक्के होतो अशा प्रकारे मराठवाड्यातील जमीनीवर टॅक्स बसविणे अन्यायाचे होणार आहे मराठवाड्यातील अधिकांश जमीन फारशी सुपीक नाही निदान उस्मानाबाद जिल्ह्याविषयी मी प्रामुख्याने सांग शकतो की त्या जिल्ह्यातील लातूर तुळजापूर व कळंब ह्या तीन तालुक्यातील जमीन तर फारच नापीक आहे यातील बराच भाग डोंगराळ आहे विशेषत लातूर तालुक्यातील पश्चिम भाग शेकडा साठ टक्के डोंगराळ आहे शेतीच्या अशा प्रकारच्या स्थितिमुळे उस्मानाबाद जिल्ह्यातील शेतकरी अगदी नागवा असतो असे म्हटले तर अतिशयोक्ति होणार नाही आणि अशा ठिकाणी तुम्हा रुपयाला दोन आणे टॅक्स ठेवता तर तो देण्याची या शेतकऱ्याची कुवत नसते तेथील परिस्थितीचा विचार करूनच शेतसारा ठरविला पाहिजे शेतकऱ्यांना अधिक सवलती देण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे अशी एक उक्ति आहे की शेतकरी सुखी तर जग सुखी निदान शेतीप्रधान देशाला तर ही गोष्ट अगदी पूर्णपणे लागू आहे

आम्हाला सांगण्यात येते की धान्याच्या किंमती पूर्वीपेक्षा वाढल्या आहेत आणि म्हणून शेतकऱ्यांचे कर वाढविले तरी त्यांच्यावर अन्याय होणार नाही मला असे म्हणावयाचे आहे की जे मध्यम किंवा अगदी गरीब शेतकरी असतात त्यांना या भाववाढीचा फारसा फायदा मिळत नाही तर मोठमोठे व्यापारी अडत्ये व दलाल यानाच फायदा मिळत आहे पण त्यांच्या वर अधिक टॅक्स बसविणारे बिल मात्र येथे आणण्यात येत नाही

येथे हे जे असमर्पक बिल आणण्यात आले आहे त्यातील ९ या क्लॉजसबंधी आता मला बोलावयाचे आहे तो ९ वा क्लॉज खालीलप्रमाणे आहे

9 If any difficulty arises in giving effect to the provisions of this Act the Government as occasion may require by order do anything which appears to the Government to be necessary for the purpose of removing the difficulty

मिस्टर स्पीकर यावेळी फक्त जनरल प्रिंसिपल्स (General Principles) डिसकस (Discuss) करावयाची असतात

श्री विश्वासराव गणपतराव पाटील — ठीक आहे मला बाबतीत जनरली फक्त अवश्य सांगावयाचे आहे की या बिलाच्या ९ व्या कलमान्वय सरकारने जे अधिकार आपल्याकडे घतले आहेत त्या बाबतीत मला एक शंका आहे ती अशी की केव्हाही वसूली बाबत सरकारने आपल्याकडे जे अधिक घतले आहेत त्याचा सरकारी अधिकाऱ्याकडून दुरुपयोग करण्यात येत आहे तसाच याहि अधिकाराचा दुरुपयोग होणार नाही का ? या बाबतीत मी आपली केवळ शंका प्रगट केली आणि मात्र गोष्टीकडे मला सरकारचे लक्ष वेधावयाचे आहे

शेवटी मला अवश्य सांगावयाचे आहे की निदान मराठवाड्यातील शतकऱ्यावर तरी हा टॅक्स बसविणे अन्याय होईल तो टॅक्स देण्याची त्याची कुवत नाही आणि सरकारने आपल्या सत्तेच्या जोरावर तो टॅक्स बसविला तर सरकारचा ते विरोध करतील आपल्याला माहितच आहे की बुभुक्षित किम् न करोति पापम् भुकेलेला मनुष्य कोणतेहि पाप करण्यास तयार असतो म्हणून तो पोटासाठी कोणतेहि पाप करण्यास तयार होईल तेव्हा हा कर लावला गेला तर मराठवाड्यातील शतकरी याला विरोध केल्याशिवाय राहणार नाहीत शतकऱ्यांच्या दृष्टीने हा टॅक्स योग्य होणार नाही म्हणून सरकारने हे बिल मागे घ्यावे

سری بی رام کشن راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر میں سمجھتا ہوں کہ میں بل رءاسٹ ونڈنگ کے جنرل ٹیکسوں کے سلسلے میں بہت سے آنریبل ممبرس نے جو حالات ظاہر کیے۔ انکا جو عام نتیجہ نکلا وہ یہ ہے کہ کئی آنریبل ممبرس نے اسکی سختی سے مخالفت کی اور جیسے صاحب اس میں نکلے رام راج پھر راج کی باتیں کی گئیں بہت سے لوگوں نے الکشن کے وعدوں کا ذکر کیا اور کہا کہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ٹیکس عائد نہیں کرینگے پھر اب اسکی کیوں خلاف ورزی کی جارہی ہے وغیرہ اور بہت سی باتیں کہی گئیں میں ان سب صاحب کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھتا بعض چیزیں ہیں جو کہی گئیں انکا مختصر جواب میں دس بارہ منٹ میں دیکر اس ٹیکس کو وائنڈ اپ (Wind up) کرنا چاہتا ہوں تاکہ اسمبلی کے سلسلے میں ایسے حالات کو ریزرو (Reserve) رکھوں۔ الکشن کے وعدے کی حد تک میں ہاؤس کو مطمئن کرانا چاہتا ہوں کہ میں یا میرے دوست جو اس طرف ہیں انہوں نے اپنے الکٹورس (Electorates) سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم ٹیکس معاف کردینگے اگر یہ وعدہ ہاؤس کے دوسرے ممبرس نے کیا ہو تو یہ انکا کام ہے ہمارا کام نہیں (تالیاں)

پوچھا گیا کہ کسانوں پر ٹیکس کیوں لگایا جارہا ہے ؟ کیا آپ کو کسان ہی ملا ؟ کیا سماج میں اور دوسرے لوگ نہیں ہیں کہ ان پر ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ؟ اس کا سیدھا سادھا جواب یہی ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی میں (۸۰) فیصد کسان ہی تو ہیں۔ ٹیکس جو عائد کیا جارہا ہے خواہ وہ کیسا ہی ملک میں کیوں ہو آبادی کا بڑا حصہ وہی ادا

کرتا ہے یہ ہمارے بھارت کی بدقسمتی ہے کہ ہمارے پاس (۸۰) فیصد کسان ہیں زمین
ہی پر انکی زندگی کا ادھار ہے عوام گر (۸۰) فیصد کسان ہوں تو ظاہر ہے کہ ٹیکس
کا بار بھی ان ہی پر ہوگا اور اگر حکومت کی طرف سے عوام کے فائدہ کی غرض سے کوئی
کام ہوں تو وہی اس سے استفادہ بھی کرینگے ہوسکتا ہے کہ کسی جگہ میں گورنمنٹ نے
جتنا روپیہ خرچ کیا ہے اسکا تو فائدہ جتنا کہ ہونا چاہیے ان طبقہ کو نہ ہوا ہو مگر
یہ حقیقت ہے اور ہاؤس اس سے متفق ہوگا کہ عوام کی بھلائی کے لیے جتنے کام ہوئے ہیں
خواہ وہ ایجوکیشن (Education) ہو میڈیکل ایڈ (Medical aid) ہو
روڈس (Roads) ہوں یا اریگیشن پراجکٹس (Irrigation Projects) ہوں
ان سب سے ۸۰ فیصد کسان ہی تو مستفید ہونگے ٹیکس تو آج ہی نہیں بلکہ پرانے
زمانے میں بھی لیا جاتا تھا رام راج بھرت راج اسوک راج سب ہی زمانوں میں آمدنی
کا ۱/۶ یا حصہ بطور ٹیکس وصول ہوتا تھا ان زمانے میں بھی راجہ مہاراجہ پرجا سے
ٹیکس وصول کرکے حکومت کے کاروبار چلاتے تھے اور میرے خیال میں اس زمانہ میں
پرجا کی رکشا (रक्षा) کرنے سے زیادہ گورنمنٹ کی اور کوئی ڈیوٹی نہ تھی اس ٹیکس
کے معاوضہ میں رعیت پرجا کو محفوظ رکھنا تھا آج جو پاپولر منسٹری
(Popular Ministry) ہے جناب آپ کو اسکے پاپولر ہونے سے انکار ہو یا کچھ بھی ہو
وہ جو ٹیکس وصول کرتی ہے اسکی جانچ یہ ہے کہ ایسی زمین جس میں فی ایکڑ (۴)
من تک پیداوار ہوتی ہے اور اخراجات نکالنے کے بعد کم از کم دو سو روپیہ خالص منافع
ہوتا ہے کہیں ۲ روپیہ دھارہ وصول کیا جاتا ہے جسکے معنی یہ ہوئے
کہ گورنمنٹ / ۲ حصہ زر مالگزاری لیتی ہے رام راج یا اسوک راج کے مقابلہ میں اگر
آج کی گورنمنٹ کے زر مالگزاری کو دیکھا جائے تو آپ ہی فیصلہ کرسکینگے کہ یہ
ڈیموکریٹک (Democratic) ہے یا ان ڈیموکریٹک (Un democratic)

We compare very favourably even with Ramraj

شری کے ایل نرسمہاراؤ : یہ ہم میں فی ایکڑ عام زمین کی پیداوار ہے
یا اچھی سے اچھی زمین کی ؟

آنریبل چیف منسٹر : اگر ہم میں اچھی زمین کی پیداوار بھی ہو تو عام ۲۰۰
من ہوسکتی ہے اور بہترپا ۲ روپیہ فی ایکڑ ایکم ہوتی ہی ہے یہ میرا بھی عقیدہ
ہے یہ مگر غلط نہیں ہے صرف اسکیمیں بنانے سے حکومت کا فرض پورا نہیں ہوجاتا
ایجوکیشن اریگیشن پراجکٹس روڈس ان سب کاموں کیلیے گنجائش کی ضرورت ہے ۔
گنجائش فراہم کرنے کیلیے ٹیکس عائد کرنا ہی پڑتا ہے ٹیکس کی مثال ایسی ہی ہے
جیسے سمندر میں پانی جمع ہوتا ہے اس پانی کو سورج اپنی کرنوں سے کھینچتا ہے اسکا
ابر بنتا ہے اور یہ ابر برستا ہے ٹیکس کا بھی وہی اصول ہے ایک آنریبل دوست نے

مسٹر سکرٹ کے کوٹیشنس (Quotations) سامنے میں رکھوں یہ کوٹ کرکے دونگا کہ

سپیسر گیا سرسو لم گراھٹ

سورج تای سلیے کہتا ہے کہ سکو ہر رگوبا کر کے رسانے سی طرح یہ ٹیکس لیا ہے ٹیکس کو زبردستی بھی لیا جاتا ہے لیکن اس غرض سے لیے ہیں کہ اس سے ہزار گونا فائدہ پہنچایا جائے یہی اصول ٹیکس کا ہے (جسٹر) اسکے لیے اب ہم پر بھروسہ کریں یا نہ کریں لیکن ہم پر بھروسہ کرنے ویسے بہت ہیں (جسٹر) آج راجہ کی جائے پاپولر گورنمنٹ ہے جب وہ ٹیکس وصول کررہی ہے تو اس سے کیا فائدہ رعایا ہی کو پہنچیگا یہ کہنا کہ صرف کسانوں پر ہی ٹیکس عائد کیا جاتا ہے کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے جبکہ اور بھی کئی ٹیکسز ہیں انکم ٹیکس سیلس ٹیکس ہے اور کئی ٹیکسز ہیں لیکن کسانوں پر زیادہ اسلیے نظر آتا ہے کہ ہمارے پاس (۸۰) فیصد لوگ کسان ہیں یہ کوئی غیر معمولی خبر نہیں اور یہ ناجائز رہے دوسرے صوبوں میں بھی یہ عمل ہے البتہ ہری دھارے ہمارے پاس زیادہ ہیں اسلیے اسکو پیش نظر رکھکر یہ سال پہلے جو دھارے مقرر کیے گیے تھے ان پر انکا ایک آنہ زیادہ کرنے کی تجویز ہے کہا گیا کہ کسانوں کو مدد نہیں دی جاتی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ تای الیکشن میں میدان میں آئیے تو سیل الیکشن میں آئیے میں پوچھتا ہوں عالیجناب کو کیوں ہمدردی ہورہی ہے ؟ اس ٹیکس کے باوجود بھی ہم الیکشن لڑینگے جیتسکینگے تو جیتینگے ہارینگے تو ہارینگے اگر ہاریں تو یہ سب ہی کے فائدہ کی خبر ہے اس ٹیکس کے باوجود بھی اگر عوام کی مہربانی ہوگی تو وہ ہمیں ووٹ دینگے نہیں ہوگی تو نہیں دینگے

اسی طرح بہت سی باتیں کہی گئیں کہا گیا کہ اگر سبسیڈی کی رقم کو کاٹ لیںگے تو ۳۰ لاکھ روپیہ ملینگے پھر یہ مزید بار کسانوں پر کیوں ڈالا جارہا ہے ؟ واقعہ یہ ہے عالیجناب کہ ان ۴۸ ۵۰ مواضعات میں ریونیو کے اضافہ سے جو ۲۰۲ لاکھ کے اضافہ کی امید ہے اس میں اگر سبسیڈی کے ۳۰ لاکھ ملالیے جائیں اور کسانوں پر جو ٹیکس آنے والا ہے اسے ملالیا جائے اور سیلس ٹیکس سے ہونے والے اضافہ آمدنی کو ملالیا جائے تب بھی گورنمنٹ کے جملہ ضروریات کی تکمیل نہیں ہوتی ظاہر ہے کہ کوئی حکومت اپنی خسارہ پر خوشی سے لگان عائد نہیں کرتی میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں یہ بات صاف صاف اور کھلے الفاظ میں رکھی ہے اور اسا نوریس واضح کیا ہے میں سمجھتا ہوں میں ان ہی حرفوں کو دہرا رہا ہوں ہمارے ایک دوست نے کہا کہ مرہٹواڑہ میں اور خصوصاً عثمان آباد میں رعایا اس اضافہ کی وجہ سے تباہ ہوجائیگی وہاں کے لوگ پہلے ہی تباہ ہوگئے ہیں میں آپ کو بتلاوں عثمان آباد کی صحیح صورت حال کیا ہے میرے پاس فگرس ہیں عثمان آباد ڈسٹرکٹ میں ایورج ڈرائی ریٹ (Average dry rate) ۱۲ آنے ۰ پائی سے ایک روپیہ ۲ آنہ ۱ پائی تک ہے میکزیمم (Maximum)

انک روںیہ ھھ سے سے دو روںیہ ۸ سے نک ھے اںورح وں رس (Average wet rate)
ںس روںیہ آسے ۲ ںای ہے مسکر ہم ہ روںیے نک ھے

As against this in Bidar of which all the Talukas have been resettled the average dry rate varies from Rs 1 14 0 to Rs 3 12 0 Maximum Rs 1 11 0 to Rs 4 0 0 Average Rs 7 5 0 to Rs 10 12 0

یہ دوںوں متصلہ ضلعے ھیں اں دوںوں میں اںیا فرق کیوں ھر ؟ کیا ان میں
یکساں یہ ھوں چاھیے ؟ ھماری کوشش یہ صرف دھارے میں اضافہ کرنے کی ھے بلکہ
ھم ںوںیمارم رر الگر زی ھی ہ ھے ھیں کوئی وجہ ںں کہ د رولو سے زیادہ دھار
وصول کر کے ں ںر ظلم ھ عثماں آباد ںر دھار کیوں کم رہے

سکتا رںد گ میں ں کو ںظ ں کرونگا عثماں آباد کی ہ لں کے مال ہ کہا
گیا ھے اس سلسلہ میں میں ک ںظیر دونگا وھاں کر ںی (۳) ھر ر روںیہ
میں فروخت کیںگی (معاف کیجیے) ںعلقہ ںلجا پور میں اور ھمارے دوست سری
پھول چند گاندھی نے فروخت کی اس لیے یہ کہنا کہ عثماںآباد کی زمانا یہ د سب نہیں
کرسکیںگی وھاں کی زمیں میں ا ی قوت نہیں ھے یہ صحیح نہیں ہے

ایک آنریبل ممبر لیکن ھم نے جو کہا وہ یہ تھا

آنریبل چیف منسٹر میں کسی کی تقریر میں انٹرپشن (Interruption)
نہیں کرتا اور خود ا ی تقریر میں انٹرپشن نہیں چاھتا

Mr Speaker No interruption Please

آنریبل چیف منسٹر تو میں یہ کہہ رھا تھا کہ ھمارے دوست پھول چند گاندھی
صاحب جو یہاں بیٹھے ھوئے ھیں انہوں نے خود یہ زمیں بیچی تھی اسی طرح میں
اورنگ آباد ضلع کا حال بھی بتاسکتا ھوں اور اگر آپ چاھیں تو پربھنی ور ںگ آباد
کا مقابلہ کر کے بتاسکتا ھوں کہ پربھنی پر کیوں زیادہ ھے اور اورنگ آباد پر کم کیوں ھے
لیکن یہ کہنا کہ نظام کے صرف خاص کا کمپنسیشن (Compensation) یا جاگرداروں
کا کمپنسیشن کیوں کم نہیں کیا جاتا صحیح نہیں یہ سارے آرگومنٹس لا حاصل آرگومنٹس
ھیں جب کبھی کوئی سوال سامنے آتا ھے تو اوسکو آبجکٹیو ویو (Objective view)
سے نہیں دیکھنا چاھیے بلکہ سبجکٹیو ویو (Subjective view) سے
دیکھنا اور طے کرنا چاھیے لیکن دل میں ایک چیز رکھ کر جذبات میں بہہ کر ایک

حمرکہنا و اس مصہ نگا ہے عور کرنا صحیح ہں مرے ا ک دوسرے رگھوس کا
ایک اسلول یاد دلاتا ہے وہ مں درھکہ سنانا ہوں

प्रथामामव भुयाथ सेताम्यो बक्मिप्रहीत
सहस्वगणमसुष्न आवतेहि रसम् रवि
तप बक्भाग मय
बहुत्यारण्य काहिन

حوکہ کہ سلول رھاگا ہے سکے حوب مں ہں ے ھی ہ مسلول رھا ہے لکں
ہ درائے رہائے کی ب ہے ماڈرں گورمسب ہں مسائی مولد (Manifold) الفاظ
کو ھی دکھنا رہا ہے اس لیے مں ھاوس سے سل کرونگا کہ و اس رسحکسولی
(Subjectively) عور کرں اور سکی پابند کرں

Mr Speaker The question is

That L A Bill No XXI of 1952 a Bill to provide for the levy of special assessments of certain lands in the State of Hyder abad be read a first time

(The motion was adopted)

The Assembly then adjourned till two of the Clock on Wed nesday the 16th July 1952
